THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES
OFFICIAL REPORT

Tuesday, July 10, 2012
(83rd Session)
Volume VII No.02
(Nos. 01-05)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran …….	1
2.	Questions and Answers……..	2-50
3.	Leave of Absence……..	51-52
4.	Report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges…….	54
5.	Introduction of Bill ……..	55-68
6.	Calling Attention Notice: Re: The sale of land by Navy. ……	69-70
7.	Point of order: Re: Scarcity of Drinking water in Gwadar…….	71-81

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, July 10, 2012

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at forty five minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Syed Nayyer Hussain Bokhari) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

وَ قَالَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَ اكْفُرُوْۤا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ لَا تُؤْمِنُوْۤا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ یُّؤْتٰۤى اَحَدٌ مِّثْلَ مَاۤ اُوْتِیْتُمْ اَوْ یُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ ۚ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۷۳﴾ یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۷۴﴾

ترجمہ۔ اور اہل کتاب ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ جو (کتاب) مومنوں پر نازل ہوئی ہے اس پر دن کے شروع میں تو ایمان لے آیا کرو اور اس کے آخر میں انکار کر دیا کرو تا کہ وہ (اسلام سے) برگشتہ ہو جائیں۔ اور اپنے دین کے پیرو کے سوا کسی اور کے قائل نہ ہونا۔ (اے پیغمبر) کہہ دو کہ ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے (وہ یہ بھی کہتے ہیں) یہ بھی (نہ ماننا) کہ جو چیز تم کو ملی ہے ویسی کسی اور کو ملے گی یا وہ تمہیں اللہ کے روبرو قائل معقول کر سکیں گے۔ یہ بھی کہہ دو کہ بزرگی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور اللہ کشائش والا (اور) علم والا ہے۔ وہ اپنی رحمت سے جس کو چاہتا ہے خاص کر لیتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے۔

(سورۃ آل عمران، آیات 72 تا 74)

Questions and Answers

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

We take up questions now. Mr. Ahmed Hassan.

1. ***Senator Ahmed Hassan:** Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that the highway between Chakdara and Timargarah is in dilapidated condition, if so, the time by which the same will be repaired/ re-constructed?

Dr. Arbab Alamgir Khan (Federal Minister for Communications):Yes,the highway between Chakdara and Timargarah was in dilapidated condition. To keep the road in good trafficable condition, NHA has awarded two contracts for routine maintenance at a cost of Rs9.1 & 8.1 million and one contract of emergency maintenance at accost of Rs.8.9 million.

Maintenance/ repair activities were delayed due to excessive rain and cold weather till April 2012. Nevertheless, repair activities on Talash-Timargarah (14 km) have been completed and this section is now pothole free, whereas, work on remaining section of the road is in progress and will be completed by end of July 2012.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر احمد حسن: شکریہ جناب چیئرمین۔ مجھے دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ محترم منسٹر ارباب عالمگیر خان خود آئے ہیں اور یہ ان کا اور ان کے والد کا طریقہ رہا ہے کہ ان کی accessibility عوام تک بہت آسان ہے۔ ہم پختون لوگوں سے جب کوئی ملتا ہے، ہمیں سنتا ہے اور respect دیتا ہے تو ہم اس کو ترجیح دیتے ہیں، کام کے سلسلے میں بعد میں سوچتے ہیں۔ یہ کئی بار چکدرہ آئے ہیں، شاید کوئی بھی منسٹر اتنا زیادہ نہیں آیا ہوگا جتنا یہ آئے ہیں لیکن ان کی خدمت میں ضمنی سوال کی شکل میں

عرض کروں گا کہ ہم تو سینکڑوں، ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں میں بات کرنے والے لوگ تھے، یہ بلین اور ٹریلین تو ہم سمجھتے نہیں ہیں۔ اگر یہ 9.1 اور 8.1 اور 17.2 total کروڑ بنتے ہیں، اگر یہ کروڑوں میں ہیں یا اس سے زیادہ ہیں تو جناب والا! پچھلے آٹھ دس سال سے اس کی repair اور maintenance پر اسی طرح سالانہ کروڑوں روپے میں ملتے ہیں۔ یہ صرف provincial یا inter-provincial یا national importance کا road نہیں ہے بلکہ یہ international importance کا road ہے۔ یہ سڑک خیبر پختونخوا کی معاشی حالت کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ جناب والا! میں ان سے پوچھنے کی جسارت کروں گا کہ آیا ان کے پاس کوئی ایسی تجویز یا منصوبہ بندی ہے کہ اس سڑک کو جلد از جلد بہتر بنایا جائے اور تیمر گرہ سے اور خگران کے درمیان passage جو ہے اس کو جلد از جلد مکمل کیا جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے اور محترم وزیر اعلیٰ صاحب نے public meeting میں چکدرہ کے پل کی فوری تعمیر کی بات تھی جبکہ وہ ابھی تک نہیں بنا ہے۔ اس سلسلے میں لوگوں کو شدید شکایات ہیں، اس کے بارے میں ان کی کیا وضاحت ہے؟

Mr. Chairman: Minister for Communications.

ڈاکٹر ارباب عالمگیر خان: شکریہ جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں اپنے بھائی احمد حسن صاحب کا شکریہ ادا کروں گا جنہوں نے ایک بہت ہی اہم سڑک کی بات کی۔ میں اس کا تھوڑا سا پس منظر بتا دوں۔ یہ سڑک این ۴۵ نوشہرہ سے شروع ہوتی ہے اور چترال میں جا کر ختم ہوتی ہے۔ اس کی کل لمبائی تین سو دس کلومیٹر ہے۔ نوشہرہ سے لے کر چکدرہ تک یہ سڑک ۲۰۰۴ء میں شروع ہوئی تھی اور حال ہی میں اس روڈ کو ہم نے مکمل کر دیا ہے۔ اس پر ہمارے تین پراجیکٹس ہیں اور تقریباً ۹۸ فیصد یہ سڑک مکمل ہے۔ اس پر ٹھیک ٹھاک ٹریفک چل رہی ہے۔ جہاں تک چکدرہ سے آگے کا تعلق ہے، چکدرہ سے چترال تک ہمارے تین portions ہیں۔ جن میں سے ایک چکدرہ سے تیمر گرہ ہے۔ دوسرا اخا گرام دیر ہے اور تیسرا تلواری سے لے کر چترال تک ہے۔ اس کا ایک global PC-1 ہم نے بنایا ہے۔ اس کی total cost 8.9 billion rupees ہے۔ اس کا design complete ہے۔ CDWP نے اسے recommend کر دیا ہے اور ابھی ECNEC سے اس کی منظوری رہتی ہے۔ جیسے ہی ECNEC سے منظوری ہوتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس روڈ پر کام شروع ہو جائے گا کیونکہ یہ روڈ کافی

خراب ہے اور ہم نے اسے reconstruct کرنا ہے۔ جہاں تک maintenance کا تھوڑا بہت کام ہے، اس کے لیے ہمارے پاس تھوڑے سے funds ہوتے ہیں۔ اس سے ہم routine maintenance کے کام کر رہے ہیں۔ چکدرہ سے تیمر گرہ تک پچھلے دو سال میں financial constraint تھا لیکن اس پر تقریباً ایک سو بیس ملین روپے ہم لگا چکے ہیں۔ اس میں routine maintenance ہوتی ہے۔ موسم کا مسئلہ بھی ہوتا ہے۔ ابھی اپریل میں اس پر کام شروع ہوا تھا کیونکہ اس سے پہلے بارشیں اور سردی تھی۔ سردی میں کام نہیں ہو سکتا۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ trafficable ہے، pothole free ہے لیکن یہ ہمارے پراجیکٹ کا حصہ ہے اور اسے ہم reconstruction mode میں لے جانا چاہتے ہیں اور ECNEC سے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی منظوری ہو جائے گی۔ تیمر گرہ سے اخا گرام ہماری سڑک بالکل ٹھیک ہے۔ این ایل سی نے اسے بنایا ہے۔ سیلاب سے تھوڑی خراب ہو گئی تھی۔ اس کو دوبارہ ٹھیک کیا ہے۔ دیر سے آگے بھی سڑک پر انشاء اللہ تعالیٰ ہم کام شروع کر دیں گے۔ فاضل ممبر صاحب کے ساتھ ہم بیٹھ جائیں گے۔ جیسے وہ کہتے ہیں۔ ہمارے پاس maintenance کے funds موجود ہیں۔ Maintenance کے جو کام ہم اس پر کر سکتے ہیں، اس سال کر لیں گے۔ باقی پراجیکٹس کے لیے ECNEC کی میٹنگ انشاء اللہ تعالیٰ اسی مہینے میں ہے۔ اس میں اس کی approval ہو جائے گی اور یہ reconstruction mode میں چلی جائے گی۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: کرنل طاہر حسین مشہدی صاحب۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Mashhadi *sahib*, after Question Hour we can take up your privilege motion.

Senator Col.(Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: No, I have a supplementary.

(*Interruption*)

جناب چیئرمین: Rule کے مطابق آپ دیکھ لیں۔

After Question Hour we will immediately take your privilege motion.

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب! agenda کا کوئی مطلب ہوتا ہے لیکن ایک الگ طریقہ اپنایا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: حاجی عدیل صاحب! گزارش یہ ہے کہ ابھی ہم Question Hour میں ہیں۔ Rules میں یہ ہے کہ after Question Hour we can take it up. ہم آپ کا privilege motion لیں گے۔ دیکھیں آپ نے privilege move کی ہوئی ہے؟ آفس کے پاس آپ کی privilege motion ہے؟ آپ نے سیکرٹریٹ میں کوئی privilege motion دی ہے؟

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب! آپ کی اجازت چاہیے۔

جناب چیئرمین: ہم اسے Question Hour کے بعد لے لیں گے لیکن آپ کچھ in writing بھی دیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: میں زبانی دینا چاہ رہا ہوں۔

Mr. Chairman: Every privilege motion is to be taken, it is your right but it has to be processed also. You kindly give it in writing.

آپ in writing بھی دیں۔ جی کرنل طاہر حسین مشہدی صاحب۔

Senator Col.(Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you sir. Sir, I would like to ask the honourable Minister, he is very kind and I have the highest regard for him personally because he is a very honest and forthright Minister who is doing his best in the worst condition of the nation. It is a nation where آٹھ بلین روپے روزانہ corruption کی صورت میں کھائے جا رہے ہیں اور ۱۰۰ بلین روپے تو صرف ایف بی آر کھا رہی ہے اور خاص طور پر سڑکوں پر کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ بھی مشہور رہا ہے۔ جیسا کہ جواب میں دیا گیا ہے کہ سڑکوں کے 9.1 plus 8.1 million کے ٹھیکے دیے گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ایڈوانس بھی دیا گیا اور کام نہیں شروع کروایا گیا۔ So, the contractor has got the money, he is enjoying the money and the poor people of that area are deprived of a good road اس کے بعد 8.9 million دیا گیا for

maintenance work ہم سب جانتے ہیں پورے پاکستان میں ہم سڑکوں پر گھومتے ہیں۔ ہر جگہ pothole ہوتے ہیں۔ وہ تھوڑا سا لگاتے ہیں اور جتنا پیسا maintenance میں ہے، اتنا پیسا کسی اور جگہ نہیں ہے۔ اس طرح یہ بھی ضائع جاتا ہے۔ ۲۰۰۴ء میں یہ سڑک شروع کی گئی۔ اس کی حالت تو ایسی ہونی چاہیے۔ موٹروے دیکھیں۔ یہ بیس تیس سال پرانی سڑکیں ہیں یا انگلینڈ کی سڑکیں دیکھیں۔ تین سو، دو سو سال پرانی ہیں۔ ان میں ایک کھڈا نہیں ہوتا تو میں معزز منسٹر سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ is he going to implement his orders یا وہی ہو گا کہ بارشیں سڑک کو پھر بہا کر لے گئیں۔ پھر سے پیسا دو۔ پھر انتظار کریں گے کہ بارشیں ہوں۔ پھر وہ سڑک غائب ہو جائے گی۔

It is not his department today, this has been going on since the creation of Pakistan. This corruption must stop in communication especially in our roads. Our roads are the worst in the world. It is very difficult for our transportation and public transport to function and move on these roads unless they are kept in the best condition. I would ask the honourable Minister to tell what his vision is for the future. Number 1, to stop the rampant corruption. Number 2, to ensure that the roads are to be repaired in time. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Minister for Communications.

ڈاکٹر ارباب عالمگیر خان: جناب چیئرمین! میں honourable member کا بہت شکر گزار ہوں اور ان کے ساتھ agree بھی کروں گا کہ جہاں تک maintenance کا تعلق ہے، میں یہاں پر on the floor of the House admit کرتا ہوں کہ پیسے ضائع ہوتے ہیں۔ دو سال ہم نے maintenance کو بالکل بند کیا تھا۔ Maintenance کا کوئی کام ہم نہیں کر رہے تھے جس کی وجہ سے ہماری سڑکیں بہت زیادہ خراب ہو گئیں اور ہمیں maintenance کا کام دوبارہ شروع کرنا پڑا کیونکہ سڑکیں کسی بھی economy کی backbone ہوتی ہیں اور یہاں پر سڑکوں کو maintain کرنے کے لیے کافی پیسے چاہیے ہوتے ہیں۔ ہمارے پاس بد قسمتی سے زیادہ پیسے نہیں ہوتے لیکن میں یہاں یہ بھی کہوں گا کہ ہمارے پاس جو funds available ہیں، جو پیسے ہمارے پاس ہوتے ہیں، اگر انہیں ہم ٹھیک طرح استعمال کریں تو ہم بہت کچھ achieve کر سکتے ہیں۔ معزز ممبر

صاحب کو میں صرف اتنا بتا دوں کہ اس میں چکدرہ تک سڑک مکمل ہے۔ ۲۰۰۴ء میں شروع ہوئی تھی۔ ہم نے اسے مکمل کیا ہے۔ وہاں پر کوئی problem نہیں ہے۔ اس روڈ کی میں بات نہیں کر رہا ہوں۔ چکدرہ سے آگے چترال تک کی road ہے اس کا maximum portion بالکل خراب ہے اور اسے maintain کیے بغیر ہم trafficable نہیں رکھ سکتے لیکن اس پر جو پراجیکٹ آ رہا ہے، وہ ECNEC نے approve کرنا ہے۔ جب ECNEC approve کرے گی، اس کے بعد funding arrange ہو گی تو اس پر ٹائم لگے گا۔ اس وقت تک اسے ہم چھوڑ نہیں سکتے۔ اس وقت تک اسے ہم کم از کم trafficable حالت میں رکھنا چاہتے ہیں۔ اس کے لیے جیسے میں نے بتایا کہ 8.9 billion کا PC-1 ہے۔ جہاں تک ہماری سڑکوں کا تعلق ہے، ہماری سڑکوں کی حالت کے بارے میں کیا کہوں، ہماری کوشش ہوتی ہے کہ اچھی سڑکیں بنیں اور بننی چاہئیں لیکن چونکہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہوتے۔ میں اس کی ایک مثال آپ کو دوں۔ ہماری M-11 موٹروے ہے جو world standard کی موٹروے ہے اور آج میں آپ کو بتا دوں کہ اس سے لوگوں کو بہت زیادہ فائدہ ہے لیکن M-11 کی life دس سال تھی۔ اس کی 2007 life میں ختم ہو گئی۔ ۲۰۰۷ء کے بعد ہم نے اس entire motorway پر تقریباً پانچ انچ کا overlay کرنا تھا، جس کی لاگت تقریباً بیس ارب روپے ہے۔ بدقسمتی سے ہم آج تک یہ بھی نہیں کر سکے۔ فنڈز کے ضرور مسائل ہوتے ہیں اور maintenance کے بارے میں یہ ہے کہ ہر چیز کی ایک life ہوتی ہے۔ اب موٹروے کی life ختم ہو گئی ہے۔ اس پر اگر ہم overlay نہیں کریں گے تو شاید چند سالوں میں ہمیں اس موٹروے کو دوبارہ reconstruct کرنا پڑے گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جناب ہدایت اللہ صاحب۔

سینیٹر ہدایت اللہ: شکریہ، جناب چیئرمین۔ اسی highway پر چکدرہ کے مقام پر ایک bridge ہے، جہاں پر عوام کو کافی تکلیف کا سامنا ہے۔ دو سال پہلے سیلاب نے اس bridge کو نقصان پہنچایا تھا اور وہاں پر اتنی traffic jam ہو جاتی ہے کہ عوام کو گھنٹوں کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ وزیر صاحب سے سوال ہے کہ یہ پل کب مکمل ہو گا؟

Mr. Chairman: Minister for Communications.

ڈاکٹر ارباب عالمگیر خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ جناب چیئرمین! جہاں تک چکدرہ bridge کا تعلق ہے، no doubt یہ انتہائی اہم پل ہے اور ہمارے بڑے اضلاع دیر اور چترال کو feed کرتا ہے۔ 2010 میں آنے والے سیلاب سے اس کے دو spans completely wash out ہو گئے تھے۔ ہم نے Asian Development Bank سے رابطہ کیا اور ان کو design دیا۔ اس میں وقت ضرور لگا، delay ہوا لیکن الحمد للہ اس سال ہم نے اس پر تیزی سے کام شروع کر دیا ہے۔ جو existing bridge ہے، اس کو بھی بنا رہے ہیں اور ساتھ ہی ایک نیا bridge بھی بنا رہے ہیں۔ اس کا construction period دو سال ہے لیکن مجھے امید ہے کہ انشا اللہ ہم اس کو چھ ماہ پہلے ہی مکمل کر لیں گے۔ میں خود وہاں پر چار مرتبہ جا چکا ہوں، وہاں پر تیزی سے کام ہو رہا ہے، انشا اللہ پرسوں پھر جا رہا ہوں۔ اس پر ہماری بہت اچھی progress ہے اور میں وعدہ کرتا ہوں اور اس لیے کر رہا ہوں کہ اس کے سلسلے میں ہمیں funds کا مسئلہ نہیں کیونکہ Asian Development Bank اس کے لیے funding کر رہا ہے۔ انشا اللہ ہم اس کو وقت سے چھ ماہ پہلے مکمل کر لیں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: زاہد خان صاحب، پہلے ہی تین supplementary questions ہو چکے ہیں۔ This would be an exception. زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں معزز وزیر صاحب کا جواب سن رہا تھا اور مجھے عجیب لگا کہ معزز وزیر صاحب کے لوگ ان کو بتاتے نہیں کہ چکدرہ، تیمر گرہ تین sections اخا گرام، دیر اور دروش، چترال میں ہے۔ اس مرتبہ اس کو PSDP سے نکال دیا گیا ہے۔ آپ اس کے funds کے سلسلے میں کس طرح بات کر رہے ہیں کیونکہ ECNEC میں تو تب ہوتا جب یہ PSDP میں reflect ہوتا۔ اب یہ تو PSDP میں reflect ہی نہیں ہوا اور اس کے لیے ایک پیسہ بھی نہیں ہے بلکہ N-45 کے لیے کوئی پیسہ نہیں رکھا گیا۔ مالاکنڈ tunnel کے لیے آپ کو foreign funding available تھی، اس کو بھی آپ کی وزارت نے نکال دیا اور تیسرا یہ کہ چکدرہ bridge اگست میں مکمل کرنا تھا، ابھی تک اس کا کیا ہوا؟ کیونکہ اگست تو آنے والا ہے اور میری اطلاع کے مطابق ابھی وہاں پر صرف filing test ہوئی ہے۔ کیا وزیر صاحب یہ بتا سکتے ہیں کہ اس میں اتنی کوتاہی کیوں ہو رہی ہے اور اس کو کیوں delay کیا جا رہا ہے؟

Mr. Chairman: Minister for Communications.

ڈاکٹر ارباب عالمگیر خان: شکریہ، جناب چیئرمین۔ جہاں تک چکدرہ bridge ہے، چونکہ یہ Asian Development Bank کا funded project تھا اور ان کا procedure بہت لمبا ہے، اس میں یقیناً وقت لگا اور یہ delay ہو گیا ہے۔ میں یہ admit کرتا ہوں لیکن ہمیں کم از کم بہت اچھا project تو مل گیا ہے کیونکہ جو existing bridge ہے، ہم اس کے دو spans بھی بنا رہے ہیں اور ایک نیا bridge بھی بنا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے اور کام تیزی سے جاری ہے۔ میرے خیال میں تین چار ماہ سے کام ہو رہا ہے۔

(مداخلت)

ڈاکٹر ارباب عالمگیر خان: میں، زاہد خان صاحب اور احمد حسن خان صاحب وہاں چلے جاتے ہیں اور جو progress ہے، اس کو دیکھ لیتے ہیں۔ میرے خیال میں ہم کل صبح ہی چلے جاتے ہیں، وہاں پر contractors وغیرہ سب کو بلالیں گے۔ جو کچھ بھی ہوا، انشا اللہ ان کے سامنے ہو گا۔ ہم کل صبح جا سکتے ہیں، تقریباً دو گھنٹے کا راستہ ہے۔

سینیٹر محمد زاہد خان: ہم تیار ہیں لیکن وہ افسر جس نے کہا تھا کہ اگست میں مکمل کریں گے، اس کو بھی بلالیں تا کہ ہم پوچھیں کہ کیسے مکمل کریں گے۔

ڈاکٹر ارباب عالمگیر خان: جناب! اس پر پچھلے دو ماہ سے کام ہو رہا ہے لیکن اگست تک کیسے مکمل ہو گا؟ اس کے سلسلے میں funding کی problem تھی، Asian Development Bank کی funding ہے، ہماری نہیں ہے۔ ان کی بہت formalities ہیں، ان کو پورا کرنا، ان سے ایک، ایک paper کی، ہر چیز کی concurrence لینی پڑتی ہے، اب اس سلسلے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے کیونکہ تمام formalities مکمل ہیں اور اب وہ construction mode میں ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ احمد حسن صاحب۔

سینیٹر احمد حسن: جناب! کل کے اخبار ''آج'' میں آیا ہے کہ کل تجارت پیشہ لوگوں کا وہاں پر اجلاس ہوا ہے اور یہ law and order کے لیے ایک بدترین سلسلہ بنتا جا رہا ہے، اس لیے جلدی کچھ کام دکھائیں تا کہ ہم لوگوں کو مطمئن کر سکیں۔ کل کے صرف ''آج'' اخبار میں آیا ہے، آج شاید دوسرے اخبارات میں ہو گا، اس سے law and order کا مسئلہ پیدا ہو گا۔

جناب چیئرمین: احمد حسن صاحب اور زاہد خان صاحب، وزیر مواصلات کی بہت اچھی offer ہے۔ آپ accompany کر لیں، وہاں پر دیکھ لیں اور اس کو discuss بھی کر لیں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Next question No.2, Senator Muhammad Talha Mehmood. Not present. He is not present and no supplementary question can be taken according to the rules now.

2. *Senator Muhammad Talha Mahmood: Will the Minister for Postal Services be pleased to state.

(a) the details of vehicles in use of Post Office department, Rawalpindi region, indicating also the names of officers using those vehicles; and

(b) the amount spent on fuel and maintenance of these vehicles during the last three years with year-wise break up?

Sardar Al-Haaj Muhammad Umar Gorgeij(Federal Minister for Postal Services): (a) A detail list of vehicles use in Rawalpindi Region including the names of officers use those vehicle (Annexure-A).

Annexure-A

DETAIL OF VEHICLES IN USE OF POST OFFICE DEPARTMENT RAWALPINDI REGION, INDICATING ALSO THE NAMES OF OFFICERS USING THE VEHICLES

S#	*Vehicle Registration No.*	*Make of vehicle/Model*		*Engine Power (CC)*	*Name of Officer*	*Designation*	*Justification*
1	LEG-1170	Jimny Jeep	2007	1300 CC	Naseer Ahmad Kahn	PMG	To perform operational duties in Northern Punjab Circle Rawalpindi
2	MLA - 9200	Santro Car	2003	1000 CC	Muhammad Yameen	DY. PMG	To perform operational duties in Northern Punjab Circle Rawalpindi
3	RIK – 3572	Suzuki Jeep	1982	1000 CC	Miss Nasreen Akhtar	DSPS Attock	To perform operational duty in Attock Postal Division
4	RIG – 1201	Suzuki Van	2008	800 CC	Raja Muhammad Ijaz	DS 'MST' Rwp	To perform operational duty in DS MST 'R' Division
5	RIG – 1202	Suzuki Van	2008	800 CC	Kashif Zulfiqar	DSPS Rwp City	To perform operational duty in Rawalpindi City
6	IDN 7300	Suzuki Jeep	2003	1000 CC	Zargham Abbas	DSPS Rwp Dn	To perform operational duty in Rawalpindi Postal Division
7	CHC – 899	Suzuki Van	2008	800 CC	Tooba Batool	DSPS Chakwal Dn	To perform operational duty in Chakwal Postal Division
8	RIG – 1203	Suzuki Van	2008	800 CC	Ansar Noreen	DSPS Jhelum Dn	To perform operational duty in Jhelum Postal Division
9	RIG- 1204	Suzuki Van	2008	800 CC	Rana Abdul Aziz	DSP Mianwali	To perform operational duty in Mianwali Postal Division

Annexure-A

DETAIL OF VEHICLES IN USE OF POST OFFICE DEPARTMENT, RAWALPINDI REGION, INDICATING ALSO THE NAMES OF OFFICERS USING THE VEHICLES

S#	Vehicle Registration No.	Make of vehicle/Model		Engine Power (CC)	Entitled Officer/Office	Justification
1	RIG - 1101	Suzuki Car	2009	800 CC	PMG Office	Inspections/ Visits of Assistant Directors
2	RIG - 1102	Suzuki Van	2009	800 CC	PMG Office	Operational Vehicle/Anti leakage squad/BISP verification
3	RIG - 1213	Suzuki Van	2008	800 CC	PMG Office	Operational Vehicle
4	RIZ – 7889	Kia Grance Van	2003	2600 CC	SAMMMC Rwp	Ambulance only for patients
5	JMA-6239	Suzuki Jeep	1985	1000 CC	Sr. PM Wah Cantt	Cash Conveyance
6	GC - 034	Changan P.Up	2005	797 CC	Sr. PM Murree	Cash Conveyance
7	JMG – 1016	Suzuki Van	2008	800 CC	Sr. PM Jhelum	Cash Conveyance
8	JMG – 1041	Suzuki P.Up	2008	800 CC	Sr. PM Jhelum	Jhelum Dina (SME)
9	CHA – 9545	Shahzore P. Up	2003	2600 CC	Sr. PM Chakwal	Cash / Mail
10	RIT – 8649	Suzuki Van	1991	800 CC	Sr. PM Talagang	Cash van Talagang GPO
11	RIG-1225	Shahzore P. Up	2008	2600 CC	DSPS Attock	Attock-H.Abdal (SME)
12	IDG– 8715	Suzuki Carry	1995	800 CC	Sr. PM Attock	Cash / Mail
13	AKG – 1017	Suzuki P.Up	2008	800 CC	Sr. PM .Mianwali	Cash Conveyance
14	GC– 033	Changan P.Up	2005	797 CC	Sr PM Bhakkar	Cash Conveyance
15	RLA-9569	Shahzore Pickup	2003	2600 CC	DSPS Chakwal Dn	Chakwal Lawa Mail Line
16	RIG – 1212	Suzuki Van	2008	800 CC	MMS R.pindi GPO	Cash conveyance/EP Marketing
17	RIG – 1224	Suzuki P. Van	2008	800 CC	MMS R.pindi GPO	Cash Conveyance
18	RIG – 1034	Suzuki P.Up	2008	800 CC	MMS R.pindi GPO	RWP-Wah Cantt(SME)
19	RIG - 1035	Suzuki P.Up	2008	800 CC	MMS R.pindi GPO	Cash/EP Mails
20	GJ - 821	Isuza NPR	2005	4400 CC	MMS R.pindi GPO	Mobile Post Office
21	RIG-1105	Daewoo (29 Seater)	2009	3882 CC	MMS R.pindi GPO	Pick & Drop Postman staff
22	RIG-1043	Hino Dutro Truck	2011		MMS R.pindi GPO	Heavy Mail Duty
23	RIL-6251	Suzuki Jeep	1983	970 CC	MMS R.pindi GPO	Operational duty (Under Repair)
24	RIR -3140	Mazda Mini Bus	1989	3500 CC	MMS R.pindi GPO	Condemned (Parked at MMS Rwp GPO)
25	RIE-8348	Suzuki Jeep	1977	539 CC	MMS R.pindi GPO	Condemned (Parked at MMS Rwp GPO)
26	RIT- 8650	Suzuki Van	1991	800 CC	Sr. PM Gujar Khan	Cash Conveyance (Off Road Repairable)
27	RIP - 3962	Toyota Hiace	1987	2400 CC	PMG Office	Condemned (Parked at Circle Office Rwp)
28	IDN-4691	Toyota Corolla	2003	1300 CC	PMG Office	Ordered to be transferred to Northern Punjab Circle, not physically transferred / handed over but still under the use of Ministry of Postal Services
29	RIG-1103	Suzuki Cultus	2009	1000 CC	PMG Office	Ordered to be transferred to Northern Punjab Circle, not physically transferred / handed over but still under the use of Ministry of Postal
30	IDN-1055	Suzuki Cultus	2003	1000 CC	PMG Office	Ordered to be transferred to Northern Punjab Circle, not physically transferred / handed over but still under the use of Ministry of Postal Services

(b) A list of amount incurred on account of maintenance of vehicles/fuel charges is also placed in (Annexure−B).

Annexure B

DETAIL OF VEHICLES OF PMG NORTHERN PUNJAB CIRCLE RAWALPINDI FOR THE PERIOD OF JULY-2008 TO JUNE-2009

S #	Name of Unit	Vehicle No.	Fuel Charges	Expenditure Incurred on Repair	Total Expenditure
1	2		3	4	5
1	PMG Office	RIZ-2552	130525	25152	155677
2	PMG Office	IDG-8715	27365	15337	42702
3	PMG Office	RIP-3962	77799	20740	98539
4	PMG Office	GC-034	565348	20275	585623
5	PMG Office	RIG-1203	29800	3610	33410
6	PMG Office	RIG-1204	43919	27930	71849
7	PMG Office	RIZ-7889	110995	10290	121285
8	MMS Rawalpindi	RLA-9569	380970	62067	443037
9	MMS Rawalpindi	RIG-1034	12373	40248	52621
10	MMS Rawalpindi	RIM-8340	108127	45255	153382
11	MMS Rawalpindi	RIG-1224	61617	23572	85189
12	MMS Rawalpindi	RIG-1225	129090	12400	141490
13	MMS Rawalpindi	GC-033	315978	82145	398123
14	MMS Rawalpindi	JG-821	125782	1550	127332
15	MMS Rawalpindi	RIG-1212	70506	77440	147946
16	MMS Rawalpindi	RIG-1035	16068	3587	19655
17	MMS Rawalpindi	RIG-1213	61726	1570	63296
18	DSPS Attock Division	RIN-2387	265516	66035	331551
19	DSPS Attock Division	RIK-3572	124129	46568	170697
20	DSPS Jhelum Division	JMA-6239	172774	26475	199249
21	DSPS Chakwal Division	CXC-899	160475	28048	188523
22	DSPS Mianwali Division	RIT-8650	260722	57069	317791
23	DSPS Rawalpindi Division	IDN-7300	100006	15573	115579
24	DSPS Rawalpindi City	RIG-1202	54675	4790	59465
25	DS MST 'R' Division Rwp	RIP-3547	49998	17360	67358
26	DS MST 'R' Division Rwp	RIG-1201			
27	Sr. PM Chakwal GPO	CHA-9549	187464	16950	204414
28	Sr. PM Attock GPO	AK-8184	21477	20145	41622
29	Sr. PM Jhelum GPO	IDE-2157	45348	12725	58073
30	Sr. PM Jhelum GPO	JM-1016			
31	Sr. PM Talagang GPO	RIT-8649	26950	12235	39185
32	Sr. PM Wah Cantt GPO	RIL-6251	18395	31000	49395
33	Sr. PM Murree GPO	RIP-8311	26463	20740	47203

Annexure-B

DETAIL OF VEHICLES OF PMG N/PUNJAB CIRCLE RAWALPINDI FOR THE PERIOD OF JULY-2009 TO JUNE-2010

S#	Name of Unit	Vehicle No.	fuel Charges	Expenditure Incurred on Repair	Total Expenditure
1	2	3	4	5	6
1	PMG	IDM - 8732	162332	61340	223672
2	DY. PMG	MLA - 9200	54356	45215	99571
3	PMG Office	RIG - 1101	93927	34390	128317
4	PMG Office	RIG - 1102	21942	7160	29102
5	PMG Office	RIG - 1213	56629	2250	58879
6	PMG Office	GC - 034	51588	10930	62518
7	PMG Office	RIP - 3962	53983	12785	66768
8	SAMMMC Rwp	RIZ – 7889	57198	10790	67988
9	DSMST Rwp	RIG – 1201	67062	25345	92407
10	DSPS Rwp City	RIG – 1202	34521	10095	44616
11	DSPS Rwp Dn	IDN 7300	79228	18665	97893
12	Sr. PM Gujar Khan	RIT- 8650	26333	21720	48053
13	Sr. PM Wah Cantt	RIL – 6251	79159	19227	98386
14	DSPS Jhelum Dn	RIG – 1203	70784	20186	90970
15	Sr. PM Jhelum	JMG – 1016	42240	1910	44150
16	Sr. PM Jhelum	JMG – 1041	43050	5060	48110
17	DSPS Chakwal Dn	CHC – 899	78160	3940	88100
18	Sr. PM Chakwal	CHA – 9545	19177	42900	62077
19	Sr. PM Talagang	RIT – 8649	52394	17122	69516
20	DSPS Attock	RIK – 3572	112171	152435	264606
21	DSPS Attock	RIG-1225	361198	51510	412708
22	DSPS Attock	RLA-9569	176193	45225	221418
23	CPM Attock	IDG– 8715	240012	28455	268467
24	DSP Mianwali	RIG- 1204	146694	30899	177593
25	Sr. PM .Mianwali	AKG – 1017	134777	40853	175630
26	Sr PM Bhakkar	GC– 033	79384	2870	82254
27	CPM Rawalpindi GPO	RIG – 1212	101870	20862	122732
28	MMS Rawalpindi	RIG – 1224	127466	3995	131461
29	MMS Rawalpindi	RIG – 1034	167371	4400	171771
30	MMS Rawalpindi	RIG - 1035	118009	25800	143809
31	MMS Rawalpindi	GJ - 821	110623	8610	119233
32	MMS Rawalpindi	JEC(Daewoo	30586	0	30586
33	MMS Rawalpindi	JMA - 6239	50483	4965	55448
34	MMS Rawalpindi	RIR -3140	0	0	0
35	MMS Rawalpindi	RIE-8348)	0	0	0

Annexure-B

DETAIL OF VEHICLES OF PMG NORTHERN PUNJAB CIRCLE RAWALPINDI FOR THE PERIOD OF JULY-2010 TO JUNE-2011

S #	Name of Unit	Vehicle No.	Type / Model of Vehicle	Fuel Charges	Expenditure Incurred on Repair	Total Expenditure
1	2	3	4	5	6	
1	PMG	IDM-8732	Suzuki Car	279804	146015	425819
2	Dy: PMG	MLA-9200	Suzuki Car	149970	11300	161270
3	PMG Office	RIG-1101	Suzuki Car	149773	48121	197894
4	Do	RIG-1102	Suzuki Car	51092	1640	52732
5	Do	RIG-1213	Suzuki Car	77941	12890	90831
6	Do	RIP-3962	Toyota Hiace	10390	0	10390
7	SAMMMC Rawalpindi	RIZ-7889	Kia Grace Van	16140	170	16310
8	DSMST 'R' Division Rawlpindi	RIG-1201	Suzuki Car	47063	44438	91501
9	DSPS Rawalpindi City	RIG-1202	Suzuki Car	75467	65890	141357
10	DSPS Rawalpindi Division	IDN-7300	Suzuki Van	87127	10065	97192
11	Sr. PM Gujar Khan	RIT-8650	Suzuki Van	17411	835	18246
12	Sr. PM Wah Cantt	JMA-6239	Suzuki Jeep	165538	21740	187278
13	Sr. PM Murree	GV-034	Changan P.Up	53442	14181	67623
14	DSPS Jhelum Division	RIG-1203	Suzuki Van	109207	11315	120522
15	Sr. PM Jhelum Division	JMG-1016	Suzuki Van	262344	21900	284244
16	Do	JMG-1041	Suzuki P.Up	743440	11190	754630
17	DSPS Chakwal Division	CHC-899	Suzuki Van	66326	14705	81031
18	Sr. PM Chakwal Division	CHA-9545	Shahzore P.Up	225260	20560	245820
19	Sr. PM Talagang	RIT-8649	Suzuki Jeep	78482	23052	101534
20	DSPS Attock Division	RIK-3572	Suzuki Jeep	158953	61023	219976
21	Do	RIG-1225	Shahzore P.Up	485691	53817	539508
22	Do	RLA-9569	Shahzore P.Up	191846	13975	205821
23	CPM Attock	IDG-8715	Suzuki Carry	195860	53891	249751
24	DSPS Mianwali Division	RIG-1204	Suzuki Van	259917	28011	287928
25	Sr. PM Mianwali	AKG-1017	Suzuki P.Up	18930	17620	36550
26	Sr. PM Bhakkar	GC-033	Changan P.Up	14350	18360	32710
27	CPM Rawalpindi GPO	RIG-1212	Suzuki Van	65314	2085	68200
28	MMS Rawalpindi	RIG-1224	Suzuki P.Up	48737	5242	53979
29	Do	RIG-1034	Suzuki P.Up	240039	25112	265151
30	Do	RIG-1035	Suzuki P.Up	221975	27874	249849
31	Do	GJ-821	Isuzu NPR-66	62218	9450	71668
32	Do	RIG-1105	Daewoo (29 Seater)	113854	550	114404
33	Do	RIL-6251	Suzuki Jeep	155992	13030	169022
34	Do	RIR-3140	Mazda Mini Bus	0	0	0
35	Do	RIE-8348	Suzuki Jeep	0	0	0

Mr. Chairman: Next question No.3, Senator Muhammad Talha Mehmood. Not present again.

3. *Senator Muhammad Talha Mahmood: Will the Minister for Postal Services be pleased to state:

(a) the number of persons appointed in Pakistan Post during the last three years with year-wise and Province-wise break up; and

(b) the number of the said persons who were appointed without advertising the vacancies?

Sardar Al-Haaj Muhammad Umar Gorgeij: (a) Total 2466 persons were appointed in Post Office Department during the last three years with advertising the vacant posts in national / local newspapers. Detail of these employees / persons with year-wise and province-wise is given below:—

Years	Province	No of persons appointed
2009	Federal Capital	37
	Khyber Pakhtoon Khwa	141
	Punjab	586
	Sindh	266
	Balochistan	116
Total appointments during 2009 =		**1146**
2010	Federal Capital	30
	Khyber Pakhtoon Khwa	44
	Punjab	166
	Sindh	70
	Balochistan	03
Total appointments during 2010 =		**313**

Years	Province	No of persons appointed
	Federal Capital	129
	Khyber Pakhtoon Khwa	61
2011	Punjab	725
	Balochistan	10
	Sindh	68
Total appointments during 2011 =		**993**
	Khyber Pakhtoon Khwa	03
2012	Punjab	05
	Sindh	06
Total appointments during 2012 =		**14**
Total with advertisement =		**2466**

(b) Total 505 persons were appointed in Post Office Department during the last three years without advertising. Detail of these employees / persons with year-wise and province-wise is given below:—

Years	Province	No of persons appointed
	Khyber Pakhtoon Khwa	02
	Punjab	07
2009	Balochistan	17
	Sindh	14
Total appointments during 2009 =		**40**
	Federal Capital	09
	Khyber Pakhtoon Khwa	02
2010	Punjab	08
	Balochistan	04

	Sindh	19
Total appointments during 2010 =		**42**

Years	Province	No of persons appointed
	Federal Capital	12
	KPK	13
2011	Punjab	77
	Balochistan	83
	Sindh	17
Total appointments during 2011 =		**202**
	Federal Capital	05
	Khyber Pakhtoon Khwa	39
2012	Punjab	79
	Balochistan	80
	Sindh	18
Total appointments during 2012 =		**221**
Total without advertisement =		**505**

Mr. Chairman: Next Question No.4, Senator Muhammad Talha Mehmood. Again he is not present.

4. *Senator Muhammad Talha Mahmood: Will the Minister for Postal Services be pleased to state..

(a) the details of cases of corruption, misappropriation and fraud surfaced in the Pakistan Post during the last three years with region-wise break up; and

(b) the names and designations of the persons found involved in the said cases and action taken against them?

Sardar Al-Haaj Muhammad Umar Gorgeij: (a) Post Office is an attached department under the Ministry of Postal Services and it has a vast network of Post Offices throughout the

country. There is no subordinate department or corporation under the Ministry. 142 cases of misappropriation and fraud involving loss of Rs. 411,572,124/- have occurred during the last three years out of which a sum of Rs. 69,622,278/- was recovered from the involved officials. Efforts are underway for recovery of remaining loss from them departmentally as well as through FIA/NAB. Circle wise detail of cases and position of action taken against the responsible officials is annexed *vide* Annex-A. Disciplinary action against all the accused/delinquents has been initiated. Charge Sheets/ Order of Enquiries under E & D Rules, 1973 stand issued.

(b) The names and designation of involved officials and the action taken against them is also included in Annex-A.

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library)

Mr. Chairman: Next question No.5, Senator Muhammad Zahid Khan *Sahib*.

5. *Mr. Muhammad Zahid Khan: Will the Minister for Information Technology and Telecommunications be pleased to state the number of persons working in National ICT Research and Development Fund (R&D) with grade-wise and province-wise breakup?

Minister for Information Technology and Telecommunications: The information pertaining to employees working in National ICT R&D Fund Co. is as under:—

Sr. #	Grade/Equivalent	No. of employees
1	MP –I	1
2	MP-II	6
3	MP-III	17
4	BPS-18	10
5	BPS-17	12
6	BPS-16	3
7	BPS-04	1
8	BPS-01	5
	Total	**55**

The province-wise details is as under:—

Province	No. of employees
Punjab	34
Sindh (U)	5
Balochistan	2
KPK	8
Total	**49**

Vacant Position

TITLE	EQUIVALENCE	STATUS
CEO	MP-I	VACANT (ADVERTISED)
GM PROJECTS	MP-II	VACANT (ADVERTISED)
CFO	MP-II	VACANT
COMPANY SECRETARY	MP-III	VACANT (ADVERTISED)
MANAGER HR	MP-III	VACANT
DY. MANAGER	BPS-18	VACANT

MONITORING

The details, grade-wise and province-wise may be seen at Annex-A

Annexure-A

Working Officers and Officials of National ICT R&D Fund Co.

Sr No	Designation	Minimum Equivalence	Domicile		NAME
1	GM MONITORING	MP-II	PUNJAB		FAWAD YOUNUS
2	GM COORDINATION	MP-II	SINDH	URBAN	MUHEMMED AHMED
3	GM SOLICITATION & EVALUATION	MP-II	KPK		AHMED AFZAL
4	GM TECHNICAL	MP-II	PUNJAB		SYED ULAL ALI SHAH
5	MANAGER FINANCE	MP-111	ISLAMABAD		ABDULLAH SAEED
6	MANAGER ACCOUNTS	MP-111	SINDH	URBAN	MOHAMMAD ZAFAR
7	MANAGER ADMIN	MP-111	PUNJAB		NELOFAR ARSHAD
8	MANAGER PROJECT EVALUATION	MP-111	KPK		HUMAYUN ALTAF
9	MANAGER PROJECT EVALUATION	MP-111	PUNJAB		M. IDREES AWAN
10	MANAGER PROJECT EVALUATION	MP-111	SINDH	URBAN	YASIR AHMED
11	MANAGER PROJECT EVALUATION	MP-111	PUNJAB		MUHAMMAD ALI IQBAL
12	MANAGER INTERNAL AUDIT	MP-111	ISLAMABAD		OMAR SAFDAR
13	MANAGER MONITORING	MP-111	ISLAMABAD		JAWAD AZFAR
14	MANAGER MONITORING	MP-111	ISLAMABAD		ADEEL SHEIKH
15	MANAGER MONITORING	MP-111	ISLAMABAD		IHSAN ELAHI
16	MANAGER COORDINATION	MP-111	ISLAMABAD		SHEHZAD AHMED
17	MANAGER PUBLICATION	MP-111	PUNJAB		NADEEM NASIR
18	MANAGER MONITORING TECHNICAL	MP-111	PUNJAB		KASHIF SALEEM
19	MANAGER MONITORING TECHNICAL	MP-111	KPK		ABDULLAH KHAN
20	DEPUTY MANAGER SOLICITATION	BPS-18	SINDH	URBAN	SOHAIL TANVEER
21	DEPUTY MANAGER PUBLICATION	BPS-18	PUNJAB		KHURRAM SLEEM
22	DEPUTY MANAGE MONITORING FINANCIAL	BPS-18	PUNJAB		FAYSAL MALIK
23	DEPUTY MANAGER CF	BPS-18	PUNJAB		MUDASSIR JAMIL
24	DEPUTY MANAGER COORDINATION	BPS-18	KPK		MOHSIN MEHMOOD
25	DEPUTY MANAGER MONITORING	BPS-18	SINDH	URBAN	UMAIR QURESHI
26	DEPUTY MANAGE MONITORING	BPS-18	KPK		ASFANDYAR KHAN
27	DEPUTY MANAGE LEGAL	BPS-18	PUNJAB		ALI YASIR
28	DEPUTY MANAGE FINANCE	BPS-18	PUNJAB		MUDASSAR RAZA
29	ASSISTANT MANAGER MONITORING	BPS-17	ISLAMABAD		NOSHEEN ASHFAQ
30	ASSISTANT MANAGER COORDINATION	BPS-17	PUNJAB		AZEEM SAJJAD
31	ASSISTANT MANAGE MONITORING	BPS-17	BALUCHISTAN		JEHANZEB SHAHID
32	ASSISTANT MANAGER HR	BPS-17	PUNJAB		MUHAMMAD EHTESHAM
33	ASSISTANT MANAGE FINANCE	BPS-17	PUNJAB		MUHAMMAD ALI
34	ASSISTANT MANAGE S&E	BPS-17	PUNJAB		FAREESA MALIK
35	EXECUTIVE ASSISTANT	BPS-17	PUNJAB		ARZOO ZAHID
36	ASSISTANT MANAGER	BPS-17	PUNJAB		ARSHAD ALI
37	ASSISTANT MANAGE MONITORING	BPS-17	PUNJAB		UMER AKRAM
38	ASSISTANT MANAGE PUBLICATIONS	BPS-17	PUNJAB		FAIZAN MEHMOOD
39	ASSISTANT MANAGER ACCOUNTS	BPS-17	PUNJAB		MUJAHID ALI
40	ASSISTANT MANAGER MONITORING	BPS-17	PUNJAB		FARHAN TANVIR
41	RECEPTIONIST/ASSISTANT	BPS-16	BALUCHISTAN		SHAISTA AMBREEN
42	OFFICE ASSISTANT	BPS-16	KPK		FAISAL SHEHZAD
43	EXECUTIVE ASSISTANT	BPS-16	ISLAMABAD		AYESHA JAMEEL
44	DRIVER	BPS-4	PUNJAB		MOHAMMAD SALEEM
45	OFFICE BOY	BPS-1	PUNJAB		MOHAMMAD ASHRAF
46	OFFICE BOY	BPS-1	PUNJAB		IMRAN ABBAS
47	DISPATCH RIDER/OFFICE BOY	BPS-1	PUNJAB		MOHAMMAD AMJAD
48	OFFICE BOY	BPS-1	KPK		ZIA-UR-REHMAN
49	OFFICE BOY	BPS-1	KPK		TASADAQ REHMAN

Note:— National ICT R&D Fund is established under Section 42 of Companies Ordnance 1984 and follows merit based recruitment.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب! جواب دینے کے لیے کوئی وزیر موجود ہے؟ میرے خیال میں کوئی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جہانگیر بدر صاحب، کون respond کرے گا؟

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: میں خود کروں گا۔

جناب چیئرمین: آپ supplementary question کریں، Leader of the House respond کریں گے۔

سینیٹر محمد زاہد خان: میرا معزز قائد ایوان سے سوال ہے کہ یہ جو quota دیا گیا ہے، فاٹا والے بےچاروں کا تو کبھی ذکر بھی نہیں ہوتا کہ وہ بھی پاکستان کا حصہ ہیں، کیا ان کا بھی کوئی حق ہے یا نہیں۔ جناب! جب اسلام آباد already پنجاب کا حصہ ہے تو اس کو الگ حصہ کیوں دیا جاتا ہے؟ اسلام آباد اور پنجاب کو ملایا جائے تو ان کو quota 73% دیا گیا ہے۔ ایسا کیوں کیا گیا ہے؟ تیسرا یہ کہ National ICT Research and Development Fund جو scholarships دے رہی ہے، اس میں بھی تقریباً 43% اسلام آباد کے لوگ ہیں، کیا باقی صوبوں والے نااہل ہیں کہ ان کو scholarship نہیں دیا جا سکتا؟

جناب چیئرمین: قائد ایوان صاحب۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب چیئرمین! میرے خیال میں the impression is wrong کہ کسی specific جگہ اسلام آباد یا کسی اور کو quota دیا جا رہا ہے۔ Quota تو نہیں دیا جا رہا 3G اس کا and 4G is a new technology, which is going to be introduced. ایک strategic passage بنایا جا رہا ہے۔ جو auction ہو گا، that will not be of the technology, that will remain with the Government of Pakistan and the passage will be given to them to be used جیسے radio band ہوتے ہیں کہ کوئی خالی ہو تو اس کو استعمال میں لایا جائے، اس طرح سے اس کو استعمال میں لایا جائے گا۔ اس کے لیے ایک شفاف طریقے سے وزارت یہ کام سرانجام دے گی۔ اس passage کے auction کے لیے بھی ایک committee بنائی گئی ہے which will be headed by the Finance Minister

it will come on اس کا جو process چلے گا، وہ media پر بھی آئے گا اور of Pakistan. website and I assure it will be done in a transparent manner. اس کے ساتھ ساتھ during the process کسی کو کوئی problem, difficulty یا اعتراض ہو یا کوئی amend کرنا چاہتا ہو تو he can bring his point of view anywhere.

جناب چیئرمین: زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب! میں Leader of the House سے عرض کروں گا کہ 3-G, 4-G سے اس کا تو کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ میں نے تو پوچھا تھا کہ National ICT Research and Development Fund میں کتنے لوگ کام کر رہے ہیں؟ انہوں نے جو جواب دیا ہے، میں نے اس پر ضمنی سوال کیا ہے۔ معزز قائد ایوان 3-G کی بات کر رہے ہیں، اس کا اس سے تعلق ہی نہیں ہے۔ ان کا تعلق تو PTA سے ہے۔ وہ ذرا دیکھ لیں کہ میں نے تو ملازمین کی بات کی تھی۔

Mr. Chairman: Leader of the House.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب چیئرمین! ہم نے اس جواب میں تمام تفصیلات دی ہیں۔ If there is any specific matter which relates to the specific quota of FATA or anywhere, there is a special committee on it. اس کی meeting بلا لیں گے and we will check whether the quota is observed or not.

جناب چیئرمین: کرنل طاہر حسین مشہدی صاحب۔

Senator Col.(Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you very much sir. I would like to ask the honourable Leader of the House who is representing the honourable Minister for Information Technology. Sir, when will this discrimination of the smaller provinces stop? The Leader of the House himself is chairing a very important committee trying to get a balance and getting some form of justice for the smaller provinces. Sir, in his reply, he has said that the Punjab which "*parha lekha* Punjab" has got 34,

"*unparh* Sindh" has got 5, "*unparh* Balochistan" has got 2, "*unparh* Khyber Pakhtunkhwa" has got 8 out of 49. Now, this type of discrimination which causes heart burning, it is, this type of discrimination which hurts the feelings of the people. Sir, I have the honour to state in this House that some of the most brilliant brains in Pakistan's history have been produced by the Province of Sindh which I have the honour to represent and then if you go on to the next one, the CEO is the vacant post, GM projects is vacant, CFO is vacant. Perhaps,

پرچوں پر اتنے قابل لوگ نہیں مل رہے کہ ان کو لگایا جائے۔

But if they allow me and I will produce the best possible brains of Pakistan from the Province of Sindh to fill these posts, if the honourable Minister desires so, I don't know why they are holding that eyesore for "*safarish*". Is it to contribute to fantastic corruption that goes on in this country and this has to stop. When will discrimination of the smaller provinces stop, when will they get due shares, when will they get their due rights, when will they be treated at par with the other parts of Pakistan? Thank you Mr. Chairman.

جناب چیئرمین: جی جہانگیر بدر صاحب۔

Senator Muhammad Jahangir Bader: We can discuss it in the Committee, I have just mentioned, there is no harm, we respect the honourable Member who has pointed out something on the merit and that can be discussed, we have no reservation.

Mr. Chairman: Tahir Hussain Mashhadi *sahib,* there is an offer by the Leader of the House that it could be discussed in that Committee. Would you say anything?

Senator Col.(Retd.)Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you very much sir. I will take it up with him, he is very kind because he is the Chairman of that Committee, I have the honour to be the Member of that Committee and before him, you were honourable Chairman of that Committee and I have also the honour to serve with you. I am sure, we can try to balance and we will give more justice to the smaller provinces with his dynamic leadership. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Thank you. Next question No.6 Mrs. Kalsoom Parveen *sahiba.*

6. *Senator Kalsoom Parveen: Will the Minister for Information Technology and Telecommunications be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to auction 3G technology, if so, the procedure laid down for auction?

Minister for Information Technology and Telecommunications: (a) 3G Technology is not being auctioned; however, only usage rights of spectrum prescribed by GoP are being auctioned after following the due process on which operators may provide services like third generation (3G) mobile or fourth generation (4G) services etc. In this regard, the Ministry of Information Technology, using the powers conferred by the Section (82) of the Pakistan Telecommunication (Re-organization) Act 1996, has already issued a Policy Directive to Pakistan Telecommunication Authority (PTA) dated December 19, 2011 (Annex-I).

(b) The Policy Directive referred ibid has laid down the parameters related to procedure for auction and formulated an Auction Supervisory Committee (ASC) to oversee the auction process. PTA is implementing the process as per the Policy Directive.

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library.)

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر کلثوم پروین: جناب چیئرمین! میں نے سوال کیا تھا کہ وزیر برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی بیان فرمائیں گے کہ 3G Technology کی نیلامی کے لیے حکومت کسی تجویز پر غور کر رہی ہے، اگر ایسا ہے تو نیلام کے لیے کیا طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے؟ میرا پوچھنے کا مقصد یہ تھا کہ 3G technology وہ ہے جس سے 500 million dollar پاکستان کی kitty میں آنے ہیں اور اس وقت پیسے کی جتنی ضرورت ہے، شاید کبھی بھی نہیں تھی۔ اس کے لیے پہلے cut date January کی دی گئی تھی پھر مئی دی گئی اور اب جولائی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ اس کو ایک کمیٹی supervise کرتی ہے اور Minister for Finance, Finance Secretary, Minister for Water and Power, Secretary, Members PTA and Chairman PTA یہ تمام لوگ پاکستان میں موجود ہوتے ہیں، اس کو پاکستان میں نہیں بلکہ اس کو internationally auction کیا جاتا ہے اور لوگ auction میں آتے ہیں اور جو لوگ بہتر auction دیتے ہیں، وہ لوگ اس کو خرید لیتے ہیں۔ اس کو delay کرنے کی کیا وجہ ہے؟ یہ پاکستان کے لیے ایک بہتر offer ہے، ہم نے اس کو بجٹ میں بھی رکھا تھا کہ پاکستان کے لیے 500 billion dollar آئیں گے، اس کے لیے delaying tactics استعمال کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

Mr. Chairman: Leader of the House.

Senator Muhammad Jahangir Bader: Mr. Chairman, they are going to appoint an international consultant,

جو ان ساری چیزوں کو سمجھتا ہو کہ پاکستان کا نقصان نہ ہو اور پاکستان کو زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو۔ This is the most important technology which is going to be introduced in

Pakistan, it has several related subject matters to be inserted. So, after appointing the Consultant, Committee will listen to the Consultant, it will come on the media and website or that spectrum they will take all care and 9.8 MHz. ہیں جب آپ اس کا auction کریں گے، attention کہ اتنی important چیز پر کوئی اس طرح کا شور و غل نہ ہو۔ اس میں ہے کہ the process has been delayed, there is a committee and Finance Minister is there, we will try, it should be done accordingly.

جناب چیئرمین: محترمہ کلثوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کلثوم پروین: جناب چیئرمین! یہ technical چیز ہے، اس پر Finance Committee نے work کیا ہے، اگر اس کو concerned committee کو بھیج دیا جائے کیونکہ یہ قوم کے مفاد کی چیز ہے، اس میں کسی کا ذاتی مفاد نہیں ہے کہ جو پیسا پاکستان میں آنا ہے، وہ کیوں نہیں آرہا، اگر آپ اجازت دیں تو اس کو Finance Committee بھیج دیا جائے تاکہ committee اس پر غور و خوض کرے۔

Mr. Chairman: There is a Committee, it works independently, the matter can be taken up by the Chairman of the Committee and it can also be taken up by any member of the Committee.

Senator Muhammad Jahangir Bader: There are so many processes to be done by the Ministry and so many cares have to be taken with expertise and skill because this is purely a technical matter which the committee people may oversee after it. This is right of the Parliament and the Senate to oversight the executive authority but as far as the technology side of the story is concerned, it has to go in a transparent manner and in a manner which I have just explained.

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ جناب طاہر حسین مشہدی صاحب۔

Senator Col.(Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you very much Mr. Chairman. Mr. Chairman! this is very sensitive matter. The 3G technology and everybody knows that technology is the most expensive thing in the world today and this internet system and vast advances and technology is the mainstream of earning now-a- days. Now, it came to the notice of the honourable Leader of the House, it is absolutely correct, it is a very technical matter but it is so technical that it was kept from the elected representatives but the non-technical representatives who care for the people of Pakistan and the money and the coffers of Pakistan, they had stopped this. It was going to be sold for a meagre amount, it came to the knowledge of legislators that something was going on and instead of 500 million dollar plus, there was a deal going on or purported to be going on or trying to do it but it was stopped. Now, that benefited Pakistan greatly. Now, Bibi's idea of Committee taking it, you are absolutely right sir, the Chairman of the Committee has all powers and the Committee itself can seize of this matter and go into it. But this is a national matter of even more importance, it involves 500 million dollars which would be our money, it would be our money from our brains and it will be used to develop our industry and as India is flourishing with this industry and we are far behind from them and that will put us on the road and in competition with the best in the world, if this is sold properly and this whole contract and auctioning is done in a proper way.

So, I request that because it is such a matter of grave national concern, it is matter of utmost national importance. I suggest that the honourable Minister may be given a time and he may come and take the House into confidence and tell us exactly

where the situation stands because if it goes for 400 million, we lose 100 million, if it goes for 300 million, we lose 200 million but if we can get 600 million, it will be plus 100 million which will greatly benefit the people of Pakistan. The poor suffering people of Pakistan need money to be spent on them immediately to ameliorate their pitiable condition that they are living in. So, I request that the Minister may come and take the House into complete confidence on this matter, it is of utmost national importance. Thank you sir.

Mr. Chairman: Leader of the House.

Senator Muhammad Jahangir Bader: Mr. Chairman! We have no objection to this suggestion which has been made by the honourable Member, he is right in thoughts and words but first we have to evaluate and make all the parameters to come here with the solid process of all this matter. Yet the consultant has to come. The honourable Committee of the skilled seniors having expertise in the politics and in the economic field is there and the Committee headed by the Finance Minister is there which is on the safest side. So, let them do the process and take the details. It will definitely come to this House and we would like it to go to the Committee also so that every body on the board should be satisfied with the process because this is most important break through in the IT field in Pakistan.

Mr. Chairman: Next question No.7 Mrs. Kalsoom Parveen.

7. *Senator Kalsoom Parveen: Will the Minister for Communications be pleased to state the names and educational qualifications of the persons working on deputation basis in the National Highway Authority and Motorway Police indicating also the BPS and posts/designation held by them in their parent departments

at the time of relieving and those presently held in NHA and Motorway Police?

Dr. Arbab Alamgir Khan: 1443 Police Officers of various ranks and 31 non-uniformed/ministerial staff, who are presently serving in National Highways and Motorway Police (NH & MP) on deputation basis from different Police Setups as per lists placed at Annex-A and Annex-B.

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library.)

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر کلثوم پروین: شکریہ جناب چیئرمین! میرا وزیر موصوف سے سوال یہ ہے کہ آپ نے تقریباً 1443 لوگ مختلف محکموں سے deputation پر لیے ہیں۔ اس میں دو چیزیں بڑی غور کرنے کی ہیں۔ایک تو یہ ہے کہ اگر سات گریڈ کا بندہ اپنے parent department میں کام کر رہا تھا اس کو آپ نے گریڈ ۹ میں لیا۔ چودہ کا تھا اس کو سولہ میں لیا، نو کا تھا اس کو چودہ میں لیا یعنی اتنی huge تعداد deputation پر لینے کے لیے کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ اور ان کی کارکردگی اور ان کی جو تعلیمی قابلیت ہے وہ آپ کے سامنے ہے جو کہ میٹرک، ایف اے، بی اے ہے۔ کوئی ایسا technical کام نہیں بلکہ موٹروے کی اپنی کارکردگی بڑی اچھی ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ اتنی زیادہ تعداد میں deputation پر لوگوں کی ان دو سالوں میں آنے کی وجہ کیا ہے اور آپ دو سے چار گریڈ above ان کو دے رہے ہیں اور کوئی خاص سہولت دے رہے ہیں یا اس کے لیے کوئی خاص salary package ہے تو کیا وہ اس کا جواب دینا پسند کریں گے؟

Mr. Chairman: Minister for Communications.

ڈاکٹر ارباب عالمگیر خان: شکریہ جناب چیئرمین! جس طرح محترمہ نے کہا ہمارے پاس موٹروے میں جو total force ہے وہ 4486 یونیفارم والی فورس ہے اور تقریباً گیارہ سو جو ہے وہ as such non-uniform ہے چونکہ موٹرے وے پولیس نئی بنی تھی اس میں اس وقت recruitment نہیں ہو رہی تھی تو یہاں پر لوگ deputation پر آگئے تھے۔ اس کا جو Act ہے اس میں تھا کہ ساٹھ فیصد ہمارے اپنے لوگ ہوں گے Motorway Police recruitment پر اور چالیس

فیصد deputation والے ہوں گے۔ ابھی پچھلے دو سال میں یہ کوٹا اور بھی کم کردیا گیا ہے جو deputation پر ہیں ان کو بیس فیصد کردیا گیا ہے جس میں گریڈ پانچ سے سات تک کے لوگ ہیں۔ہماری اپنی جو بھرتی ہے اس کو اسی فیصد کردیا ہے۔ ہم جیسے ہی اپنے لوگ لینا شروع کردیں گے تو یہ جو deputation پر ہیں ان کو ہم واپس بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ پچھلے ایک سال سے فنانس اور اسٹیبلشمنٹ ڈویژن سے ہماری بڑی meetings ہوئیں ۔ ہمیں تقریباً چھ ہزار لوگ چاہییں اور ایک سال سے ہم اس پر میٹنگز کر رہے ہیں۔ میں کل بھی اس فائل کے پیچھے گیا ہوں ہماری وہ فائل ابھی تک MS Wing Establishment Division میں پڑی ہوئی ہے۔ ہمیں ضرورت بھی ہے اور پورے ملک میں ہمارے پاس تقریباً ساڑھے بارہ ہزار کلومیٹرز کی سڑکیں ہیں اور اتنی لمبی سڑک کے لیے ہماری جو strength ہے وہ بہت کم ہے۔ اگر ہمیں اجازت ملتی ہے اور ہم بھرتی کرتے ہیں۔ ہماری جو lowest post ہے وہ Junior Patrolling Officer اس کے لیے تعلیمی قابلیت انٹرمیڈیٹ ہے۔ جیسے ہی ہمیں اجازت ملتی ہے تو ہم اپنے لوگ لے لیں گے اور ان لوگوں کو ہم واپس کریں گے چونکہ یہ ایک نئی فورس تھی اور ہمیں لوگوں کی اس وقت ضرورت تھی تو پاکستان آرمی سے بھی ہم نے بہت سے لوگ لیے تھے ان کا پندرہ فیصد کوٹا تھا جو کہ پچھلے دوسال سے بند ہے۔ ابھی وہاں سے ہمارے پاس اور لوگ نہیں آ رہے ہیں۔ پولیس کے جو اور محکمے ہیں وہاں سے ہمارے پاس جو لوگ آئے ہوئے ہیں کیونکہ یہاں پر تنخواہ دوگنا تھی تو ان کو بڑی attraction تھی ۔ موٹروے پولیس نے اس ملک میں جو friendly culture متعارف کرایا ہے لیکن as such ابھی ہماری موٹروے پولیس اور باہر کی جو پولیس ہے ان کی تنخواہوں میں کوئی فرق نہیں رہا۔ ابھی زیادہ تر لوگ ہم سے واپس جا رہے ہیں ۔ ہم نے اس پر پابندی لگائی ہوئی ہے، ہم لوگوں کو واپس ابھی نہیں چھوڑتے کیونکہ maximum جو ہمارے لوگ ہیں اپنے محکموں میں واپس جانا چاہتے ہیں کیونکہ وہاں پر تنخواہ یہاں سے تقریباً تین چار سو روپے زیادہ ہے۔ ہم نے وزیراعظم صاحب سے بات کی اور سمری ان کے پاس پڑی ہوئی ہے کہ جو تنخواہ میں پچاس فیصد اضافہ ہوا تھا وہ موٹروے پولیس کو نہیں ملا۔ فنانس ڈویژن نے موٹروے پولیس کو وہ نہیں دیا۔ ہماری جو دوسری پولیس ہے اس کی اور ان کی تنخواہ اب ایک ہے حالانکہ دوسری پولیس کی تین چار سو روپے زیادہ ہے۔ اس لیے جو attraction یہاں پر تھی وہ اب نہیں رہی ۔ ہم نے وزیراعظم صاحب سے درخواست کی ہے کہ ان کو ضرور کوئی نہ کوئی الاؤنس یا package دیں تاکہ یہاں پر attraction زیادہ ہو۔

جناب چیئرمین: دیکھیں ! گزارش یہ ہے کہ جب deputation پر آتے ہیں تو obviously آپ کے محکمے میں وہ کام کر رہے ہیں تو یہ نئی بھرتیوں کا process رک رہا ہے why why don't you give ہیں vacancies جب آپ کے پاس don't you expedite that kindly take it نئے لوگوں کو کیوں موقع نہیں دے رہے opportunity to other people up in the Cabinet and take a decision that there should be a new recruitment, there should be a fresh recruitment over there. Thank you.

ڈاکٹر ارباب عالمگیر خان: ٹھیک ہے جی۔

Mr. Chairman: Next question No.8 Rozi Khan Kakar. He is not present.

8. *Senator Rozi Khan Kakar: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that construction of a road from Khanozai to Dera Ismail Khan via Muslim Bagh, Qila Saifullah and Zhob was approved; and

(b) whether it is also a fact that the portion of the said road from Khanozai to Zhob has been completed while work on remaining portion from Zhob to Dera Ismail Khan, has not been started so far, if so, its reasons and the time by which work on it will be started?

Dr. Arbab Alamgir Khan: (a) Yes, NHA has planned/undertaken construction of road from Khanozai to D. I. Khan. *via* Muslim. Bagh Qila Saifullah and Zhob (N−50) in following sections:—

	Section	Km
1.	kuchlac- Khanozai-Muslim Bagh	73
2.	Muslim Bagh-Qila Saifullah	50

3.	Qila Saifullah - Zhob	155
4.	Zhob-Mughalkot	78
5.	Mughalkot-D.I. Khan	124

(b) Construction of the road has been taken up in packages. Package wise progress is as follows:—

1. Kuchlac Khanozai – Muslim Bagh (73 km) completed in 2009.

2. Muslim Bagh–Qila Saifullah (50 km) completed in 2009 with the financial assistance of Asian Development Bank (ADB).

3. Qila Saifullah – Zhob (155 km) is ongoing with the financial assistance of ADB. Progress upto May–2012 was 55%. Completion date is May–2013.

4. Zhob–Mughalkot (78 km) is in planning stage through ADB funding. Work is likely to commence in 2013–14. Work could not commence earlier due to non–availability of counterpart funds with GoP and further due to non–readiness with regard to land acquisition, etc.

5. Mughalkot–D. I. Khan (143 km) falls in Khyber Pakhtunkhwa and was completed in 2009.

Mr. Chairman: Next question Tahir Mashhadi *Sahib*.

9. *Senator Col.(Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Will the Minister for Communications be pleased to state the details of roads, with lengthwise breakup, constructed by the National Highway Authority (NHA), during the financial years 2009–10 and 2010–11 in each Province, Federal Capital, FATA, Gilgit–Baltistan and AJK?

Reply not received.

Mr. Chairman: Any supplementary please?

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you Mr. Chairman, I was sad because I had no shoes but then I met a man who had no feet.

میں دوسرے سوالوں پر تو supplementary افسوس کے ساتھ کرتا رہا ہوں لیکن میرے سوال کا تو انہوں نے جواب ہی نہیں دیا۔

جناب چیئرمین: جی ہاں صحیح ہے۔

Senator Col.(Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: They didn't deem it fit to reply to my question which I submitted two months ago on 24th May, 2012. Sir, the rules are absolutely clear on it. They have to reply if they have not replied, they have to give in writing to you sir, why they have failed to reply to a question of a member of this august House?

Number 2; sir that is something that they have done. The honourable Ministers of course, they can't even wake up in the morning. You can see that it is too early for them to even think of coming to the House or to answer our questions. So, of course, they can't go to their offices. They must be going to the office in the evening sometime but sir, it is not the Minister, it is not the Grade-22 Secretary, it is not the Grade-19, it is a Section Officer who prepares the reply. So, if the reply has not been given to you, and if a satisfactory reply can't be given to you sir, because you are the Custodian of the House. If they don't give a satisfactory reply they should take disciplinary action and throw out that Section Officer or Deputy Secretary or Secretary, he should be thrown out of that Ministry because he failed to answer and he has in a way violated the dignity, prestige and honour of the House. Thank you Mr. Chairman.

جناب چیئرمین: ایک چیز clear ہے کہ سوال نمبر ۹ کا جواب نہیں ہے۔

That should be clarified now. Yes, Minister for Communication.

ڈاکٹر ارباب عالمگیر خان: جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے تو ایوان سے اور محترم ممبر سے بہت زیادہ apologize کرتا ہوں اور معافی چاہتا ہوں ۔ میرے پاس کل رات یہ سوالات آئے ہیں۔ یہ جو سوال نمبر ۹ ہے اس کا جواب انہوں نے مجھے دیا اور میرے پاس موجود ہے لیکن میں نے ان کو کہا تھا کہ چونکہ میں اس جواب سے satisfied نہیں تھا۔ میرے خیال میں یہ جواب اس سوال کا نہیں بنتا تھا۔ اس لیے میں نے ان کو کہا تھا کہ ہمارا جو سیکرٹری این ایچ اے ہے وہ چھٹی پر ہے اور میں نے ان کو کہا تھا کہ میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔اور میں نے ان سے کہا کہ میں اس سوال کا جواب نہیں دوں گا۔ اگر آپ اس کو next rota day پر رکھ دیں تو میں اس کا مکمل جواب دوں گا۔

جناب چیئرمین: مشہدی صاحب! وزیر صاحب کہہ رہے ہیں He was not satisfied with the reply so he wants to make it on the next rota day obviously there is an observation for the Chair also کہ اگلے rota day پر اس کا جواب آجانا چاہیے۔ It should be ensured.

Senator Col.(Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you sir, as I said before earlier the beginning of question Hour. I have the highest regard and personal respect for the honourable Minister I know he is one of the most hard working Ministers' this is why he is present today and I also know that he has great love for the people of Pakistan and he has a tendency to work overnight. So, I will be very pleased if he could take in up to this.

Mr. Chairman: Thank you. Next question, Tahir Hussain Mashhadi *sahib.*

Senator Col.(Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you very much sir. I have been given a detailed answer which is quite satisfactory but I would…….

جناب چیئرمین: ذرا سوال نمبر پڑھ دیجیے۔

10. *Senator Col.(Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Will the Minister for Information Technology and Telecommunications be pleased to state;

(a) the names of software companies which applied for registration during the last three years; and

(b) the names of the said companies registered, so far, along-with details thereof?

Minister for Information Technology and Telecommunications: (a) During the last three years (2009-2011), 556 new software and Business Process Outsourcing (BPO) companies have applied for and registered with PSEB. since PSEB's registration process is straight forward and clearly defined, only qualified companies apply for the registration.

(b) The list of the said companies registered during the last three years alongwith required details is annexed.

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library.)

Mr. Chairman: Any supplementary?

Senator Col.(Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Yes please. Sir, I will be very grateful to the honourable Minister if he answers my supplementary question. The reply is quite adequate, I got what I wanted to know but it is a very important subject, a subject of future and such a subject which can really change the pitiable condition of the masses of Pakistan. It is the future itself in this global village in which we live. So, if the honourable Minister could just give me his vision and his plan for

the software and the I.T. industry as a whole, what he has planned in the near future and what are his long term objectives? Thank you sir.

Mr. Chairman: Question No.10. This question relates to Ministry of Information Technology and Telecommunications. Leader of the House, would you respond to it?

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: میں جواب دوں گا۔ میرے خیال میں جواب میں 556 کی amount تو دی گئی ہے۔

Mr. Chairman: The written reply is there but there is a supplementary question from the honourable Member.

Senator Muhammad Jahangir Bader: I was referring something different. Mr. Chairman, I am very sorry, I should have been attentive.

I am not finding the چونکہ اس کے بعد بلوچستان والا معاملہ آرہا تھا تو میں اس جانب متوجہ تھا۔ question. مشہدی صاحب کا سوال تھا؟

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: جناب چیئرمین! بے چارے Leader of the House کو ہر سوال کا جواب دینا پڑ رہا ہے، سارے منسٹرز سو رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Should it be deferred? This is question No.10.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: میں پوچھنا چاہوں گا کہ معزز ممبر کا اس پر کیا ضمنی سوال ہے؟

Mr. Chairman: Col. Mashhadi *sahib*, would you please repeat the supplementary question?

Senator Col.(Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, the honourable Leader of the House doesn't know the question, how will he give the vision, future plan and short and long term

strategy. Sir, if you could request the concerned Minister to give us a reply on the next rota day, I think that would be more appropriate.

Mr. Chairman: We defer this question for the next rota day.[1] Next question, Tahir Hussain Mashhadi *sahib*.

11. *Senator Col.(Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Will the Minister for Communications be pleased to state the details of first aid facilities established on each Motorway?

Dr. Arbab Alamgir Khan: 1. On Lahore – Islamabad (M-2) 85 Pindi Bhattian Faisalabad Motorway (M-3). medical facilities are being provided by Frontier Works Organization (FWO) & National Highway & Motorway Police (NH&MP).

2. Rescue operations by FWO cover following facilities/ emergency situations:—

Facilities

a. Ambulance
b. Doctor
c. Fire Brigade Unit
d. Light Crane
e. Heavy Duty Crane
f. Helpers

Emergency Situations

g. Provision of first aid at the accident site.
h. Provision of ambulance services.
i. Fire extinguishing.

---

[1] *[Question Nos.9,10 was deferred for the next rota day by the orders of Mr. Chairman.]*

j. Evacuation of casualties / seriously injured commuters to the nearest designated hospital available at an average distance of 30 km.

3. Other initiatives on the part of NHA:—

a. A Medical Relief Center has been constructed at Sumbal Camp on M-2 with all necessary medicines, doctors & supporting staff.

b. NHA handed over 17 x new ambulances to NH&MP for operation in Oct-2009.

c. Construction of a Trauma Centre at Pir Khara (M-2) completed and it will be operationalized soon. 7 x doctors & 77 x para medical staff would be available 24 x hours (round-the-clock) to provide first aid facilities.

Mr. Chairman: Any supplementary?

Senator Col.(Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you very much. Sir, I would again like to ask a supplementary question from the honourable Minister for Communications. We have a very excellent tendency of having very good and beautifully phrased and well-written SOPs (standard operating procedures), we have a lot of paper work and everything is done in such a way to give the impression that all is well in this great country of ours but unfortunately, when it comes to the reality, the myth is exposed. Now, when the road accidents take place on the motorways, there are some sort of first aid facilities but I would like to ask the honourable Minister that what actually have they achieved and what is their actual performance. Mostly, when the accidents take place, we find the injured either being taken to

Lahore, Islamabad or Peshawar. A lot can be done by first aid on the spot. In any developed country in the world, wherever you travel on the motorways, you are assured of immediate medical attention of any type that you may require.

Sir, my question is that what exactly is the state of the first aid facilities, how many have been provided and how many people have been treated on these roads by the existing facilities which are shown on this paper. Thank you sir.

Mr. Chairman: Minister for Communications.

ڈاکٹر ارباب عالمگیر خان: شکریہ جناب چیئرمین۔ میں بہت شکر گزار ہوں کرنل صاحب کا، ایک بہت important issue انہوں نے اٹھایا ہے۔ جناب چیئرمین! چونکہ میں خود اس profession سے ہوں تو جب میں آیا، میری کوشش تھی کہ ہم اپنے highway network پر first aid centres یا trauma centres کھولیں اور لوگوں کو first aid دے سکیں کیونکہ کسی بھی حادثے میں جو پہلا آدھا یا ایک گھنٹہ ہوتا ہے، وہ نہایت ہی important ہوتا ہے۔ جناب چیئرمین! اس وقت FWO کے پاس یہ contract ہے۔ ان کے پاس 23 ambulances ہیں اور ہر ایمبولینس میں first aid کی سہولت ہے لیکن میں ان سے بالکل satisfied نہیں تھا اور نہ آج ہوں۔

ہم نے trauma centres کھولنے شروع کیے۔ اس وقت M1 پر ایک trauma centre fully operational ہے۔ ہم نے وہاں 17 ambulances نیشنل ہائی وے اتھارٹی کی fine money سے لے کر فراہم کی ہیں۔ یہ ambulances well equipped ہیں اور بالکل نئی ہیں۔ M2 پر جب آپ کلر کہار cross کرتے ہیں تو یہاں پر ایک بہت بڑا trauma centre بن گیا ہے، صرف اس کے access roads بننے ہیں۔ اس میں private sector اور کئی دوسرے حضرات نے ہم سے بہت تعاون کیا۔ میں ان کے پاس خود کئی مرتبہ گیا ہوں۔ اس سینٹر کی building بن گئی ہے۔ آپ جونہی سالٹ رینج سے نیچے اترتے ہیں تو right side پر اگر آپ دیکھیں تو بہت بڑی building نظر آئے گی۔ یہ building تیار ہو گئی ہے، اس کو بھی ہم جلد operational کرنے والے ہیں۔ کراچی M9 پر ہمارا ایک بہت اچھا trauma centre بن گیا ہے۔ اس کے لیے ہم

equipment procure کررہے ہیں لیکن ہمارے پاس staff کی کمی ہے۔ اس طرح کے مزید trauma centres کی بھی ہمیں ضرورت ہے۔

میرے خیال میں سب سے important چیز یہ ہے کہ ہمارے پاس cranes نہیں ہیں۔ میں نے بڑی کوشش کی، ہمارے پاس funding موجود ہے، fine money سے ہمارے پاس بہت پیسے آتے ہیں۔ نیشنل ہائی وے اینڈ موٹر وے پولیس کے پاس funding موجود ہے۔ ابھی 15 cranes کے لیے ہمارا کیس Ministry of Communications بھیجا گیا، Ministry of Communications نے وہ کیس Ministry of Finance کو بھیجا۔ گو کہ ہمارے پاس پیسے موجود ہیں، Finance کی اس میں کوئی ضرورت نہیں لیکن بد قسمتی سے Finance نے اس کو turn down کردیا اس بنا پر کہ یہ پیسے awareness campaign کے لیے ہیں اور اس سے آپ cranes نہیں خرید سکتے۔ ابھی ہمارے نئے آئی جی صاحب آگئے ہیں، ان کو میں نے کہا ہے کہ آپ یہ cranes خرید لیں کیونکہ ہم ایک اچھا کام کررہے ہیں۔ جیسے ہی accident ہوتا ہے، بد قسمتی سے ہمارے پاس crane نہیں ہوتا، جب crane آتا ہے تو اس میں دو گھنٹے گزر جاتے ہیں تو اس کا پھر کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ ہماری کوشش ہے کہ یہ equipment خریدیں۔ Hydraulic cutters ہم نے خرید لیے ہیں اور دوسری کافی چیزیں ہم نے خرید لی ہیں۔ ہم آہستہ آہستہ trauma centres کھول رہے ہیں۔ ہمارے پاس اس کے لیے trained staff نہیں ہے۔ جہاں تک staff کا معاملہ ہے، تو ہماری فائل پچھلے ایک سال سے Establishment Division میں پڑی ہوئی ہے۔ اس فائل کے پیچھے میں بیس مرتبہ گیا ہوں، میں نے پرائم منسٹر صاحب سے بھی بات کی، میں پرائم منسٹر صاحب سے ملا بھی، Establishment Division بھی گیا لیکن بد قسمتی سے ابھی تک کچھ نہیں ہوا۔ جیسے ہی اس کی منظوری ہوتی ہے، ہم اپنے سٹاف کو 1122 سے train کروالیں گے۔

جناب چیئرمین: مصطفیٰ کمال صاحب۔

Senator Syed Mustafa Kamal: Thank you Chairman *sahib*. The honourable Minister for Communications has just mentioned about M9, I would like to take this opportunity to ask as to what is the progress of M9. It is not a related question but what is the progress of M9 because it is a very important highway due

to the ports and trade. We have been hearing in the newspapers and media but would he like to make any comment on that as to what is the real progress right now on ground.

Mr. Chairman: Ministry for Communications.

ڈاکٹر ارباب عالمگیر خان: شکریہ چیئرمین صاحب۔ جہاں تک M9 کا تعلق ہے تو no doubt M9 اس ملک کی ایک main artery ہے اور بہت اہم سڑک ہے۔ ہمارے ملک کے economic hub کراچی کو اور تین ports کو یہ feed کرتی ہے۔ آج سے تقریباً ساڑھے پانچ مہینے پہلے ہم نے اس کے international tenders float کیے تھے۔ ملائیشیا کی Bina Puri Holdings سامنے آئی، ان سے ہماری بات چیت ہوئی۔ بہت hard work کے بعد war footing پر ان کے ساتھ ہمارا agreement ہوا۔ Agreement میں جو financial close تھا اس کے چھ مہینے ابھی 15 جولائی کو ختم ہورہے ہیں۔ 15 جولائی تک انہوں نے financial close کرنا تھا۔ میں اس سلسلے میں ابھی کچھ کہہ نہیں سکتا کیونکہ ہمارا ان کے ساتھ agreement ہوا ہے۔ یہ 25 billion روپے کا project ہے۔ یہ پیسے انہوں نے لگانے ہیں اور 28 سالوں میں toll کی صورت میں ہم نے ان کو واپس کرنے ہیں۔ میری یہ دعا ہے کہ خدا کرے کہ وہ financial close کریں۔ اس سلسلے میں، میں نے اپنے متحدہ کے honourable MNAs سے بھی بات کی ہے، ان سے ہم meeting کررہے ہیں، ان سب لوگوں کو ان کے سامنے بٹھا رہے ہیں۔ میں نے ان کو کہا آپ خود آئیں، میں بھی آپ کے ساتھ بیٹھتا ہوں، ان سے پوچھتے ہیں کہ financial close کر سکیں گے یا نہیں؟ اگر نہیں کر سکتے تو میرے خیال میں یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ ہمارے چھ مہینے اور لگ جائیں گے۔ پتا نہیں مجھے کہنا چاہیے یا نہیں، میری اپنی observation ہے کہ وہ financial close نہیں کر سکیں گے۔ بہرحال جب بھی یہ کہتے ہیں ہم ان کو بلالیتے ہیں، شاید وہ Malaysians ابھی اسلام آباد میں ہی ہیں، ان کے ساتھ بیٹھ کر یہ ساری picture ان کے سامنے رکھ دیتے ہیں، یہ خود دیکھ لیں گے۔

جناب چیئرمین: جناب فرحت اللہ بابر صاحب۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: شکریہ جناب چیئرمین! فاضل وزیر صاحب نے سوال کا جواب مفصل اور دیانتداری کے ساتھ دیا، میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ medical facility کا کام Frontier Works Organization کے سپرد کیا گیا ہے جو ایک

engineering کا ادارہ ہے، کیا وزیر صاحب یہ بتانا پسند کریں گے کہ اس ادارے کی کون سی ایسی speciality ہے اور اس کی کب سے یہ speciality ہے کہ ایک engineering کا ادارہ اب health facilities بھی provide کر رہا ہے؟ وزیر صاحب نے خود فرمایا کہ وہ ان health facilities سے اور emergency medical care سے مطمئن نہیں ہیں، یہ انہوں نے خود کہا ہے اور یہ contract ایک ایسے ادارے کو دیا گیا ہے جس کے بارے میں میں نہیں سمجھتا کہ ان کی یہ specialization ہے یا ان کی یہ job description ہے۔ کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ کیا اس contract کی tendering ہوئی تھی یا بغیر tender کے دیا گیا؟ اگر بغیر tender کے دیا گیا اور اب وہ satisfied نہیں ہیں تو کیا وہ اس contract کو جاری رکھنا پسند فرمائیں گے؟

جناب چیئرمین: وزیر مواصلات۔

ڈاکٹر ارباب عالمگیر خان: شکریہ جناب چیئرمین! یہ موٹروے کا contract آج سے تقریباً بارہ سال پہلے FWO کو دیا گیا تھا، اس کی کوئی tendering نہیں ہوئی، Chief Executive کے orders پر ان کو یہ contract ملا تھا اور اس میں جو medical کا part ہے وہ اس کا حصہ تھا۔ اب ہم جو trauma centres بنا رہے ہیں، یہ National Highway Authority and Motorway Police کے through بنا رہے ہیں، اس کا FWO کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ جہاں تک motorways کا تعلق ہے تو ہم نے already tender کر دیے ہیں، اخبارات میں آ گئے ہیں، ہم motorways کو retender کرنے والے ہیں، ہم نے پہلے بھی international tender کیا تھا لیکن بد قسمتی سے ہم اس کو پورا نہیں کر سکے۔ ہم نے ابھی دوبارہ tender کیا ہے لیکن یہ medical کا part ہم نے نکال دیا ہے، ہم اپنے trauma centres بنا کر، اپنا staff depute کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: تین ضمنی سوالات تو ہو چکے ہیں لیکن فرح عاقل صاحبہ کافی دیر سے انتظار کر رہی ہیں تو ان کو ایک موقع دے دیتے ہیں۔

سینیٹر فرح عاقل: شکریہ جناب چیئرمین! میرا وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ کیا ان کا کوئی پروگرام ہے کہ ایسی ambulances ہوں، ظاہر ہے motorways international standard کے مطابق ہوتے ہیں اور آپ کو مجھ سے بہتر پتا ہو گا کہ باہر کے ممالک میں ایسی fully

equipped ambulances ہوتی ہیں۔ یہاں بات ہو رہی تھی کہ جب کبھی accident یا کوئی واقعہ پیش آتا ہے تو جس کے ساتھ حادثہ پیش آتا ہے اس کے لیے پہلا آدھا گھنٹہ بہت زیادہ critical ہوتا ہے تو کیا کوئی ایسی ambulances ہیں جو fully equipped ہوں اور ان میں trained paramedics ہوں کہ وہاں ambulance میں ہی ان کا علاج کیا جا سکے کیونکہ ان کے پاس اتنا وقت تو نہیں ہوتا کہ وہ کسی ہسپتال تک پہنچ سکیں۔ اس بارے میں وہ کیا اقدامات کر رہے ہیں کیونکہ ہم نے باہر کے ممالک میں دیکھا ہے کہ ان کے پاس ایسی ambulances ہیں جن میں ECG اور ہر قسم کی facility ہوتی ہے، وہاں ڈاکٹر ہوتے ہیں، paramedics ہوتے ہیں اور اسے وہیں first aid دیتے ہیں جس سے حادثے کا شکار ہونے والوں کی جانیں بچ سکیں۔

جناب چیئرمین: وزیرِ مواصلات۔

ڈاکٹر ارباب عالمگیر خان: شکریہ جناب چیئرمین! ہم نے ابھی 17 ambulances لی ہیں، یہ معائنہ بھی کر سکتی ہیں کہ ہر ambulance fully equipped ہے، ان میں trained staff ہے۔ میں ان کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ کسی بھی accident میں پہلا آدھا گھنٹہ اور پھر ایک گھنٹہ بہت important ہوتا ہے لیکن accident میں صرف ambulance نہیں بلکہ اور چیزوں کی بھی ضرورت ہے جس میں hydraulic cutters آتے ہیں، وہ بھی ہمارے پاس ہیں، cranes آتی ہیں، سب سے important cranes ہیں کیونکہ جب کلر کہار میں accident ہوا تھا تو بد قسمتی سے ہمارے پاس کوئی heavy crane نہیں تھی اور جب crane پہنچی تو ڈیڑھ گھنٹہ لگ گیا اور اس وجہ سے بہت نقصان ہوا۔ میں نے آپ کو بتایا کہ ہم کوشش کر رہے ہیں اور ہمارے پاس funds بھی available ہیں لیکن ہم ان کو خرید نہیں سکتے کیونکہ Finance والوں نے اس پر کوئی observation لگائی ہے۔ ہمارے پاس 17 ambulances ہیں لیکن یہ کافی نہیں ہیں، ہمیں اور بھی ambulances چاہییں۔ ہم نے اپنے Act کے out of the way against جا کر یہ ambulances خریدی ہیں اور میرے خیال میں ہم نے یہ کام اچھی نیت سے کیا اس لیے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہم انشاء اللہ اور ambulances بھی خرید رہے ہیں۔ جہاں تک cranes کا تعلق ہے تو اس مرتبہ ہماری Senate Standing Committee on Communications کی میٹنگ ہو گی تو میرا ارادہ ہے کہ میں اس کے سامنے یہ چیز رکھوں گا، وہ ہمارے ساتھ مل کر اس کا کچھ

کریں کیونکہ ہمیں cranes کی بہت ضرورت ہے، جب بھی accident ہوتا ہے تو ہمارے پاس FWO کی جو cranes ہیں وہ بہت دور ہوتی ہیں، وہ جب حادثے کی جگہ پر پہنچتی ہیں تو اس میں کافی وقت گزر چکا ہوتا ہے، اس لیے ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری ہر beat پر کم از کم ایک crane موجود ہو۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Next Question No. 12 of Senator Amar Jeet.

12. *Senator Amar Jeet: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to construct a highway/road from Fateh Pur to Kalam, if so, its details;

(b) the amount allocated for the said project in budget 2012-13; and

(c) the amount to be provided by Asian Development Bank and other International donors for this project?

Dr. Arbab Alamgir Khan: (a) Yes, the Government has planned to rehabilitate improve the road section from Fatehpur to Kalam (51 Km) under Flood Emergency Rehabilitation Project (FERP). Estimated cost of the section is Rs. 6,000 million.

(b) The section is part of the Global PC-1 for FERP for which an amount of Rs.6,450 million is allocated in PSDP 2012-13.

(c) About 85% of the project cost would be borne by the Asian Development Bank.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر امر جیت: وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ اس منصوبے پر کب کام شروع ہو گا؟

Mr. Chairman: Minister for Communications.

ڈاکٹر ارباب عالمگیر خان: جناب چیئرمین! بدقسمتی سے جب 2010 میں سیلاب آیا تو National Highways Authority کا اس میں بہت زیادہ نقصان ہوا۔ ہماری تقریباً 793 کلومیٹر سڑکیں partially or fully destroy ہو گئی تھیں۔ ہمارے چھوٹے بڑے تقریباً 43 bridges destroy ہو گئے تھے۔ اس کے total design, feasibility and cost estimates کے لیے ہم نے World Bank and Asian Development Bank کے ساتھ بہت تیزی سے کام کیا، اس کا PC-I of Rs. 23 billion already ECNEC سے approved ہے۔ جہاں تک کالام فتح پور سڑک کا تعلق ہے، یہ 51 کلومیٹر کی سڑک ہے اور یہ بہت مشکل terrain ہے، یہ سڑک تقریباً ساری کی ساری نیچے گر گئی ہے۔ یہ ابھی procurement stage پر ہے، PSDP میں 6,450 million funds allocate ہیں، انشاءاللہ تعالیٰ ستمبر میں اس کی procurement ہو جائے گی اور نومبر میں اس پر کام شروع ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: جناب زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین! وزیر صاحب سے میرا سوال ہے کہ 2010 میں سیلاب آیا تھا اور اُس وقت Asian Development Bank نے offer کی تھی کہ اس کے لیے ہم funds allocate کر دیتے ہیں۔ کیا یہ ان کے محکمے کی نااہلی نہیں ہے کہ ابھی تک PC-I, feasibility study یا کوئی اور کام نہیں ہوا، وہ ابھی تک hanging ہے۔ آپ نے جس طرح چکدرہ کی بات کی، چکدرہ میں بھی کام انہی کے محکمے کی نااہلی کی وجہ سے delay ہوا ہے کہ وہ کام speed سے نہیں کرتے ہیں۔ کیا وزیر صاحب اس چیز کی inquiry کریں گے کہ اس محکمے کی وجہ سے لوگ suffer کر رہے ہیں اور ابھی سوات میں جو صورت حال ہے وہ ان کو پتا ہے کیونکہ وزیر صاحب کا تعلق بھی اسی صوبے سے ہے، کالام میں لوگوں کو بہت تکلیف ہے، جو چیز مینگورہ میں دو سو روپے کی ملتی ہے وہ کالام میں ایک ہزار روپے میں ملتی ہے۔ کیا یہ عوام کے ساتھ ناانصافی نہیں ہے؟

جناب چیئرمین: وزیر مواصلات۔

ڈاکٹر ارباب عالمگیر خان: جناب چیئرمین! ہو سکتا ہے کہ اس میں ہمارے محکمے کی غلطی یا کوتاہی بھی ہو لیکن یہ Asian Development Bank funding کی ہے۔ Asian Development Bank کی شرائط بہت مشکل ہیں۔ میں زاہد خان صاحب سے agree کرتا ہوں۔

ابھی چند دنوں بعد ہماری Standing Committee کی میٹنگ ہے، ہم یہ point agenda میں رکھ دیتے ہیں اور ہمارے محکمے والے انہیں explain کریں گے لیکن اب چار مہینوں سے ECNEC کی میٹنگ نہیں ہوئی۔ اس project کا PC-I already ECNEC سے منظور ہے۔ اس پر وقت لگتا ہے لیکن ابھی اس کا paper work complete ہے، Asian Development Bank سے concurrence آ گئی ہے اور procurement stage پر ہے، procurement کا اپنا کچھ طریقہ کار ہے اور وہ ہو رہا ہے، انشاء اللہ ستمبر سے پہلے اس سڑک کی procurement ہو جائے گی۔

Mr. Chairman: Thank you, Mr. Humayun Khan.

سینیٹر محمد ہمایو ں خان: Thank you sir. میں Minister *Sahib* سے پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو project under discussion ہے چونکہ ADB اس کی funding کر رہا ہے تو کیا اس کے لیے کوئی local component بھی ہے کیونکہ اکثر ADB funded Projects میں local component بھی ہوتا ہے اور ہمارے ہاں NHA میں local component arrange نہ کرنے کی وجہ سے project drop ہو جاتے ہیں۔ میں اس کی مثال دیتا ہوں۔

Mr. Chairman: Be brief, we are running short of time. Put some question on it.

سینیٹر محمد ہمایوں خان: جی میں بات کرلوں۔ ابھی پہلے بھی انہوں نے ایک دوسرے question کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ژوب مغل کوٹ کے project میں بھی یہی ہوا ہے کہ یہ local component arrange نہ کر سکے اور ADB نے یہ drop کر دیا۔ اب دوبارہ effort کرنی پڑ رہی ہے دوبارہ include کرانے میں۔ اس طرح حسن ابدال، مانسہرہ والا اور اسی طرح اور بہت سے projects ہیں۔ یہ جواب دیں کہ اس میں انہوں نے local component arrange کیا ہے یا نہیں۔

ڈاکٹر ارباب عالمگیر خان: ہاں جی اس میں local component بالکل ہے اور یہ تقریباً 15% ہے۔ جہاں تک اس project کا تعلق ہے تو اس میں ہمارا land acquisition process ہم نے کرنا ہے اور وہ ہو رہا ہے۔ اس کے لیے ہمارے پاس local component موجود ہے۔ میں ان سے یہ بھی agree کرتا ہوں کہ اکثر projects میں ہمارے پاس local component کی کمی

ہوتی ہے جس کی وجہ سے ہمارے foreign funding projects اکثر ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس پر میں ان سے اتفاق کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: Thank you, the Question Hour is over. The remaining questions and their printed replies placed on the table of the House shall be taken as read.

13. *Senator Amar Jeet: Will the Minister for Information Technology & Telecommunications be pleased to state whether it is a fact that the telephone facility in Upper Swat was disrupted due to floods in 2010, if so, the steps taken for its rehabilitation?

Minister for Information Technology and Telecommunications: No NTC exchange breakdown occurred in the Upper Swat area *i.e.* Saidu Sharif and Timergarh telephone exchanges during the floods in the year 2010. However a 100 pair cable was damaged alongwith bridge in Timergarh area which was rectified through Aerial Cable.

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: محترمہ نزہت صاحبہ کا ایک question لے لیں۔

Mr. Chairman: This should be in exception, Law Minister *Sahib*. I have already said the Question Hour is over while Raja *Sahib* is requesting for another question. Probably Question 14 آپ کا ہے۔ جی نزہت صادق صاحبہ۔

سینیٹر نزہت صادق: شکریہ جناب چیئرمین، Question No.14.

14. *Senator Nuzhat Sadiq: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the amount allocated and released to NHA from 2008-09 to 2011-12 with year-wise breakup;

(b) the proportional allocation to each province out of the said amount with year-wise breakup; and

(c) the criteria adopted by NHA for allocation of the said amount to the provinces?

Dr. Arbab Alamgir Khan: (a) Following allocations/ releases made for NHA in PSDP 2008-09 to 2011-12:—

(Rs. in Billion)

	F/Year	LC*	FC**	Total
a.	2008-09	26.434	10.066	36.500
b.	2009-10	35.706	10.000	45.706
c.	2010-11	37.418	7.218	44.636
d.	2011-12	33.632	6.268	39.900

*Local Currency
**Foreign Currency

(b) Province wise details are at Annex-A.

(c) Planning Commission allocated the fund for the project keeping in view the availability of resources.

(Annexure has been placed on the Table of the House as well as Library.)

Mr. Chairman: Answer taken as read, any supplementary?

سینیٹر نزہت صادق: جی، جی میرا concern Balochistan کے حوالے سے ہے۔ honourable Minister *Sahib* میں کے نوٹس میں ایک information لانا چاہتی ہوں کہ جس طرح بلوچستان کے فنڈز allocate کیے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ وہ پورے استعمال نہیں ہوتے because of law and order situation, جب funds استعمال نہیں ہوتے اور اب یہ پتا چلا ہے کہ بلوچستان اور KPK دونوں کہتے ہیں کہ ہمارے projects specific funds ہونے چاہییں تو اس پر حکومت Planning Commission کے ساتھ کیا کر رہی ہے؟ شکریہ۔

Mr. Chairman : Minister for Communication.

ڈاکٹر ارباب عالمگیر خان: ان کی بات کافی حد تک ٹھیک ہے۔ Planning Commissionنے اس مرتبہ یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم جو fundingدیں گے تو وہ projects specificدیں گے۔ وہ تو ٹھیک ہے اور ہم ان کے ساتھ agree کریں گے لیکن مجھے بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پلاننگ والے office میں ہوتے ہیں اور ان کو actually projects کا پورا پتا نہیں ہوتا۔ اب خدا کرے کہ ان کو ان projectsکے پیسے ملیں جن کی importanceہے اور جو 80 and 90% مکمل ہیں۔ اگر ہم سے وہ پوچھیں گے تو ہم تو ان کو ٹھیک ٹھیک بتا دیں گے۔ Planningوالے اکثر ہر میٹنگ میں کہتے ہیں کہ ہم ان کو one line budgetدیتے ہیں۔ میرے پاس proofموجود ہے کہ جو بھی trancheآتی ہے اس کے ساتھ instructionsبھی ہوتی ہیں کہ یہ پیسے اس projectکو آپ دے دیں۔ جب میں ان کو یہ بتاتا ہوں تو پھر ان کے پاس کوئی answer تو ہوتا نہیں ہے۔ ابھی اس دفعہ انہوں نے کہا اس پر بہت گڑبڑ ہوئی ہے۔ اس پر ہم نے بڑی بحثیں کیں ہیں۔ اس پر ہم نے بڑی لڑائیاں کیں۔ اس مرتبہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے آپ کو projects specificپیسے دینے ہیں۔ ابھی تک تو کوئی tranche آئی نہیں۔ ابھی پتا چلے گا کہ وہ project specificپیسے دیں گے یا one line دیں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، مصطفیٰ کمال صاحب۔

Senator Syed Mustafa Kamal: It's rather a submission than raising a question or criticizing the honourable Minister.

یہ ابھی infrastructureکے حوالے سے جو ساری گفتگو چل رہی ہے کہ پچھلی مرتبہ floodآیا اور یہ تمام چیزیں بہہ گئیں۔ Flood تو آتے رہیں گے اور کیا پاکستان کا infrastructureاسی طرح بارشوں میں بہتا رہے گا؟ دنیا بھر میں بارشیں ہوتی ہیں، یہاں سے زیادہ بارشیں ہوتی ہیں۔ میں honourable Minister *Sahib* سے ایک submissionکرنا چاہتا ہوں کہ stagnant water is killer for any road, either you put that stagnant water for one week therein in America or London or anywhere in the world. ہمارے ہاں infrastructureمیں جبکہ ہم roadبنا رہے ہوتے ہیں تو صرف roadدیکھتے ہیں، اس کی accessories نہیں دیکھتے کہ اس کی drain ہے اس کی نہیں ہے۔ اس کی balancingایسی نہیں تو please چونکہ ایک مرتبہ infrastructureتباہ ہو چکا ہے اور اب ہم دوبارہ پورے پاکستان

کے infrastructure کو reconstruct کرنے جا رہے ہیں۔ اگر یہ کام پہلے نہیں ہوا تو kindly ابھی ضرور اس کا خاص خیال رکھا جائے کہ جب آپ روڈ بنا رہے ہیں تو ہماری tendency یہ ہوتی ہے کہ ہم صرف روڈ دیکھتے ہیں۔ جو contractors یا جو لوگ ہوتے ہیں اس میں ان کی چوری یہ ہوتی ہے کہ پلاننگ میں وہ accessories اس میں نہیں لگائی جاتیں جس سے اس کی life affect ہوتی ہے۔ Kindly اس کو improve کریں۔

Mr. Chairman: Thank you, it's a suggestion which can be considered by the Ministry. We move to Item No.2, leave applications.

Leave of Absence

جناب چیئرمین: جناب محمد اسحاق ڈار صاحب ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 9 جولائی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب مشاہد اللہ خان صاحب نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 9 تا 13 جولائی ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب محمد طلحہ محمود صاحب نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 9 تا 13 جولائی ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ بیاسویں اجلاس کے دوران مورخہ 5 تا 12 جون اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب عدنان خان صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 9 تا 10 جولائی ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: نوابزادہ محمد اکبر مگسی صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: Now we move to item No.3.

حاجی عدیل صاحب آپ کا Privilege Motion ہے۔ تھوڑا سا میں عرض کردوں کہ question hour میں آپ نے ذکر کیا تھا۔ اس کو تھوڑا clarify کر دیں کہ Rule 71 بڑا clear ہے کہ question of privilege آپ کسی وقت بھی اٹھا سکتے ہیں لیکن Question Hour کے بعد اس کو take up کیا جائے گا۔ اس لیے اس کو اب ہم take up کر لیتے ہیں۔ جی فرمائیں آپ۔ اس کی کاپی فراہم کر دی ہے آپ نے؟

سینیٹر حاجی محمد عدیل: میں نے دے دی ہے جی۔

Mr. Chairman: It should be given to the Leader of the House and the Minister for Law and Parliamentary Affairs.

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! یہ جو ایجنڈا ہمیں آیا ہے اس میں اس کا نمبر پانچ ہے جس میں ایک ترمیمی بل پیش کیا جا رہا ہے اور لکھا ہے کہ یہ 22nd Amendment ہے۔ میرا Privilege Motion Rule 70(3) and (4) کے تحت ہے۔ میں نے پورے سینیٹ میں ساری کتابیں جن سے میں نے تحقیق کی ہے مجھے اکیسویں ترمیم کہیں نظر آئی نہیں۔ کوئی ایسا ریکارڈ ہمیں دیا ہی نہیں گیا کہ سینیٹ میں اکیسویں ترمیم ہے یا کہیں آسمانوں پر پاس ہو گئی ہو یا زمینوں میں رات کی تاریکی میں یا دن کے اجالے میں تو یہ بائیسویں کیسے آ گئی ہے؟ یا تو اسے اکیسویں ہونا چاہیے اور اگر کسی کونے کھدرے میں، کسی اندھیرے میں ہو گئی ہے تو اس کو ساتھ attach کرنا چاہیے۔

جناب چیئرمین: حاجی صاحب آپ اپنا Privilege Motion پہلے پڑھ دیں then we can have a debate on it. آپ اپنا motion پڑھ تو دیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: میں نے وہی پڑھا ہے جو آپ کو لکھ کر دیا ہے۔

Mr. Chairman: According to rules you have to read out the Privilege Motion. It is understood by the Chair that you have to read it out.

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین صاحب! ہمیں جو ایجنڈا دیا گیا ہے اس میں بائیسویں ترمیم کا ذکر ہے جو کہ میری Privilege Motion, Rule 70(3),(4) کے تحت ہے، اکیسویں ترمیم کے متعلق میں نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہے، کہیں نہیں ہے تو یہ بائیسویں ترمیم کیسے آگئی؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ترمیم آنی ہے تو یہ اکیسویں ہونی چاہیے تھی۔

Mr. Chairman: Minister for Law and Parliamentary Affairs.

Senator Farooq Hamid Naek (Federal Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs): Thank you sir. Mr. Chairman,

میں سمجھتا ہوں کہ شاید حاجی عدیل صاحب اخبارات نہیں پڑھتے ہیں ورنہ انہوں نے ضرور پڑھ لیا ہوتا کہ کل نیشنل اسمبلی کے اندر 21st Amendment move ہوئی تھی with regard to the increase in the pension of the widows of the judges of the superior courts. کیونکہ judges کی salaries and pensions are governed by Article 205 of the Constitution and fifth schedule to the Constitution. اس لیے یہ ضروری تھا کہ ان کی widows کی pensions کو from 50 to 70% increase کرنے کے لیے آئینی ترمیم لائی جائے۔ اس لیے کل اکیسویں ترمیم نیشنل اسمبلی میں پیش ہوئی تھی اور جب وہ پیش کر دی گئی، introduce ہو گئی تو it was referred to the Standing Committee concerned as per the Rules of Business of the National Assembly. Thank you.

جناب چیئرمین: جی، حاجی عدیل صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! میرا point یہ ہے کہ جب آپ کے دفتر میں یہ ایجنڈا آیا ہے وہ کس وقت آیا تھا۔ ہمیں بتایا جائے اور وہ ترمیم کس وقت وہاں پاس ہوئی تھی۔

جناب چیئرمین: وہ تو ابھی پیش ہوا ہے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: وہ ترمیم جب پیش ہوئی تو وہ کیا وقت تھا ایجنڈا اس سے پہلے بنا ہے۔ میں یہ challenge کرتا ہوں۔ ہمیں یہ بتائیں کہ Law Department سے آپ کے پاس ایجنڈے کے لئے کس وقت یہ خط آئے ہیں کہ یہ آپ کل کے ایجنڈے میں شامل کریں۔

Report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges.

Mr. Chairman: OK, Haji *Sahib,* we will examine it in the office. Thank you. We will move to item No. 3, Tahir Hussain Mashhadi *Sahib*.

Senator Col.(Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you sir. I the Chairman, Committee on Rules of Procedure and Privileges, move that under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the delay in presentation of report of the Committee on the Privilege Motion moved by Senator Muhammad Zahid Khan regarding incomplete reply given to starred question No. 88 asked on 17th December, 2011, be condoned till today.

Mr. Chairman: It has been moved that under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the delay in presentation of report of the Committee on the Privilege Motion moved by Senator Muhammad Zahid Khan regarding incomplete reply given to starred question No. 88 asked on 17th December, 2011, be condoned till today.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted. Move item No. 4.

Senator Col.(Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you sir. I the Chairman, Committee on Rules of Procedure and Privileges, present the report of the Committee on the Privilege

Motion moved by Senator Muhammad Zahid Khan regarding incomplete reply given to Starred question No. 88 asked on 17th December, 2011.

Mr. Chairman: Report stands presented. Next item No. 5, Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs.

Introduction of Bill

Senator Farooq Hamid Naek: Sir, I wish to introduce a Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Twenty-Second Amendment) Bill, 2012].

Mr. Chairman: Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned with subject matter of the Bill.

سینیٹر فاروق حامد نائک: جناب! میں اس میں request کروں گا because most probably this would go to the Standing Committee on Law تو اس میں حاجی عدیل صاحب کو بھی special invitee رکھ دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل۔

Senator Farooq Hamid Naek: Thank you.

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! آپ ہاؤس سے پوچھ لیں۔ ہم اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ کمیٹی کو بھیجا جائے۔ ہاؤس سے پوچھ لیں۔ ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: amendments لانے پر تو کوئی پابندی نہیں ہے۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: نہیں پابندی نہیں ہے لیکن ہم کو بھی سن لیں۔

جناب چیئرمین: بالکل آپ کو بھی سن لیں گے۔ ہم نے اس کو Standing Committee کو refer کر دیا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: دیکھیں، ابھی اس کے principles کی بات ہوئی بھی نہیں ہے۔آپ اس کمیٹی کے ممبر بھی ہیں۔

You both are members probably of that Committee and you can deliberate over there and certainly it would come back to the House and then you will get the opportunity.

(interruption)

Mr. Chairman: That was opposed at that time, you know. Yes, floor is with the Law Minister.

Senator Farooq Hamid Naek:As far as this amendment is concerned the debate would take place when it would come back from the concerned Standing Committee, because it is not being passed today. As per rules

چیئرمین صاحب! آپ نے refer کر دیا concerned Standing Committee کو which is most probably of the Law and Parliamentary Affairs. ادھر جو بھی ممبرز ہیں وہ اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں گے۔ اس کے اندر اور amendments لانا چاہیں یا اس کو change کرنا چاہیں وہ بالکل ان کا حق ہے اور اس حق سے ہم ان کو محروم نہیں کرنا چاہتے۔ جو بھی amendments آئیں گی یا جو بھی changes ہوں گی as per the decision of the Standing Committee House میں آئیں گی پھر finally House کے پاس power ہے کہ اس کو as it is approve کرے یا اور amendments لے کر آئیں کیونکہ آج debate کر سکتے ہیں مگر فائدہ کوئی نہیں ہوگا کیونکہ جب تک کہ Standing Committee کی رپورٹ نہ آ جائے۔ سید ظفر علی شاہ صاحب بھی اس کے ممبر ہیں اور میں نے حاجی عدیل صاحب کے بارے میں request کی ہے کہ ان کو بھی special invitee کر لیا جائے۔ جو بھی amendments آئیں گی ہم سر آنکھوں پر قبول کر لیں گے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

This amendment should be made in a manner which is acceptable to all the members of this House and after that it will go to the

National Assembly and let the National Assembly consider it after the passage of this Bill by the Senate. Thank you.

جناب چیئرمین: جی، سید ظفر علی شاہ صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میں نے فلور ظفر علی شاہ صاحب کو دیا ہے۔ آپ کو بھی سن لیتے ہیں۔ حاجی صاحب! تشریف رکھیں۔ شاہ صاحب کے پاس فلور ہے ان کو بات کرنے دیں۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب چیئرمین صاحب! یہ Constitutional Amendment Bill ہے، یہ کوئی normal legislation نہیں ہے کہ اس کو کمیٹی کے پاس بھیج دیں، کمیٹی نے پاس کیا یا amend کیا اور وہ واپس ہاؤس میں آجائے گا۔ اب یہ مرحلہ وہ ہے کہ کیا کوئی ایسی amendment Treasury Benches یہاں پیش کرتے ہیں اور اس کو بغیر ہاؤس کے سنے ہوئے کمیٹی میں بھیج دیتے ہیں۔ جناب چیئرمین! آج مجھے بڑا افسوس ہو رہا ہے۔ یہ آرٹیکل کی جس clause کو آج amend کر رہے ہیں۔ افسوس مجھے اس بات کا ہو رہا ہے کہ amend کرنے والی رولنگ پارٹی کا نام پاکستان پیپلز پارٹی ہے، جس کے چیئرمین مرحوم شہید ذوالفقار علی بھٹو کے وقت سے یہ clause چلی آرہی ہے اور آج تک بے شمار حکومتیں بشمول مارشل لاء کے، بشمول سول گورنمنٹ کے کسی حکومت کی، نہ وردی والے کی اور نہ سفید کپڑوں والے کی جرات پڑی کہ اس clause کو amend کرنے کا سوچیں۔ آج بڑے افسوس سے کہا جا رہا ہے۔ مجھے دکھ ہوا ہے۔ اگر وہاں پر ہماری پارٹی ہوتی یا کوئی اور پارٹی ہوتی تو شاید یہ amendment move ہوتی تو ہم یہ سوچتے کہ کوئی بات نہیں ان کو پاکستان کے آئین کی spirit کا اندازہ ہے اور وہ اس آئین کی معمار ہے اگر آج تک ان کی رکھی ہوئی یہ clause کہ کوئی foreigner passport holder, foreigner nationality رکھنے والا وہ پاکستان کا شہری ہو اور وہ رکھ کر پھر پاکستان کی پارلیمنٹ کے اندر enter ہو جائے۔ چیئرمین صاحب! قابل افسوس بات ہے۔ اب جب میں یہ کہتا ہوں کہ یہ Constitution کی spirit کے خلاف ہے۔ اس لئے اس میں عجلت نہ کریں، کمیٹی کے پاس نہ بھیجیں۔ Thoroughly اس بات پر پہلے ہاؤس میں debate ہو گی۔ ابھی جناب! یہ الفاظ میں آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔

"(c) he ceases to be a citizen of Pakistan, or has acquired citizenship of a foreign State except a State with which the Federal Government".

ادھر State ادھر Federal Government یعنی State to State کی دنیا میں بے شمار ایسے ملک ہیں جہاں پر کسی foreigner کو یا foreigner citizenship holder کو یہ نہیں دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین! اس کی tooth and nail مخالفت ہو گی، نہ صرف پارلیمنٹ کے اندر ہو گی بلکہ پارلیمنٹ کے باہر بھی ہو گی۔ پاکستان کی اٹھارہ کروڑ عوام کے ساتھ یہ مذاق نہ کیا جائے۔ میں آپ کے دوست ممالک کا نام نہیں لیتا جن کی foreign intervention اتنی بڑھ گئی ہے یہاں پر کہ وہ بڑھتے بڑھتے آج یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ ان کے تانے کسی کے کہاں ملے ہوئے ہیں، کسی کے کہاں ملے ہوئے ہیں اور وہ یہاں پر پاکستانی پارلیمنٹ کے ممبر بن جائیں اور ممبر بننے کے بعد وزیراعظم بن جائیں، ممبر بننے کے بعد یہاں پر ڈیفنس کے وزیر بن جائیں۔ جناب چیئرمین! اس sovereign state کے ساتھ مذاق مت کریں۔ اس sovereign state کو sovereign رہنے دیں، اس sovereign state کو پہلے ہی بڑے security problems ہیں۔ پہلے ہی region میں خطرات میں گھری ہوئی ہے اوپر سونے پر سہاگا یہ ہے، کوئی ایک ٹرین میں سفر کر رہے تھے، اوپر والے پشاور جا رہے تھے، نیچے والے لاہور جا رہے تھے، کسی نے کہا کیا سائنس کی ترقی ہے گاڑی ایک ہی ہے، اوپر پھٹے والا پشاور جا رہا ہے، نیچے پھٹے والا لاہور جا رہا ہے۔ یہ کیا کر رہے ہیں، حکومت پاکستان پیپلز پارٹی کی ہے اور ترامیم کر رہے ہیں۔ کاش آج بھٹو صاحب ہوتے، میں آپ کی جماعت سے پوچھتا اور آپ کے وزیراعظم سے پوچھتا، آپ کی مرکزی حکومت سے کہ آپ نے کس کابینہ میں یہ پاس کیا ہے، کس نے آپ کو اجازت دی ہے کہ ہاؤس میں جا کر پیش کر دیں۔ اس طرح نہ کریں، اگر اتنی bona fide تھی تو نیشنل اسمبلی میں یہ پیش کر دیتے۔ پاکستانی عوام کے ساتھ اور پاکستانی قوم کے ساتھ کیمرہ ٹرک نہ کھیلیں۔ میں جناب کی وساطت سے، حکومت پاکستان کے لاء منسٹر سے، وزیراعظم سے اور صدر محترم سے، میں درخواست کروں گا کہ اس کو واپس لیں یہ پاکستانی عوام سے کھیل براہ مہربانی نہ کھیلیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جی حاجی عدیل صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب والا! انہوں نے reasons یہ دی ہیں کہ کچھ ممالک کے ساتھ ہماری dual nationality کے agreements ہوئے ہیں۔ جناب والا! وہ سولہ ملک ہیں، مجھے وزیر قانون صاحب یہ بتائیں کہ کیا Pakistani dual national امریکہ کا صدارتی الیکشن لڑسکتا ہے؟ مجھے وزیر قانون صاحب یہ بتائیں کہ dual national پاکستانی شام میں اور اردن میں اس کی پارلیمنٹ کے لیے الیکشن لڑسکتا ہے؟ جناب چیئرمین! ان سولہ ملکوں کے ساتھ جو agreement ہوئے ہیں اس کو table کریں اور دیکھیں کہ اس agreement میں پارلیمنٹ کے ممبر بننے کی اجازت ہے؟ اگر سو سال بھی ایک آدمی امریکہ میں رہے، اس کے پاس citizenship ہو لیکن وہ born امریکی نہ ہو تو وہ امریکہ کا صدر نہیں بن سکتا۔ ہمارا ملک چھوڑیں، افغانستان کے لاکھوں آدمی باہر گئے ہوئے ہیں ان کو nationality ملی، پارلیمنٹ کا جب الیکشن ہوا تو سب سے کہا گیا کہ آئیں اپنی nationality چھوڑیں اور الیکشن میں حصہ لیں۔ کیا ہم افغانستان سے بھی گئے گزرے ہیں۔ جیسے میرے راہبر، میرے صدر خان عبدالولی خان، جیسے شہید بھٹو صاحب نے اس آئین پر دستخط کئے ہیں انہوں نے یہ پابندی لگائی ہے ہم اس پابندی کو follow کریں گے، ہم نے صدر صاحب سے کہا، وزیراعظم صاحب سے کہا، وزیر قانون تشریف رکھتے تھے، انہوں نے مانا، ہم نے کہا کہ بڑے عہدوں کے لیے تو سو فیصد پاکستانی ہونا چاہیے، چاہے وہ صدر ہے، وزیراعظم ہے، وزیراعلیٰ ہے، گورنر ہے، چار پانچ منسٹریاں ہیں، Foreign, Defence, Interior, Finance Ministry ہے، اس کے علاوہ جتنے سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے جج ہیں، ہماری افواج کے جتنے سربراہ ہیں، ہمارے independent ادارے، سٹیٹ بینک، نادرا، چیف الیکشن کمیشنر ان سب کے جو heads ہوں وہ سو فیصد پاکستانی ہونے چاہیئیں۔ اگر ہمارے وہ بھائی جو یورپ اور امریکہ میں ہیں، جو بیچارے overseas Pakistani دبئی میں ہیں، کویت میں ہیں، سعودی عرب میں ہیں، سنٹرل ایشیا میں ہیں ان بےچاروں کو تو تیس سال بعد بھی کوئی nationality نہیں دیتا، citizenship بھی وہاں نہیں ملتی، وہاں پر وہ permanent stay ان کو نہیں دیتے، جس دن چاہے لات مار کر ان کو نکال دیتے ہیں۔ وہ اصل ہیں جو ہمیں پیسہ بھیجتے ہیں۔ آج citizenship امریکہ کی، لاطینی امریکہ کی اور یورپ کی آپ کے پاس پانچ لاکھ ڈالر ہیں، کس ملک کی citizenship آپ کو چاہیے ہم دلاتے ہیں۔آپ کے پاس بہت بڑی ڈگریاں ہوں، آپ بڑے professional ہوں، آج تو خریدی جاتی ہیں۔ اگر وہ ہمارے بھائی ہیں، اگر وہ پاکستانی سیاست میں

حصہ لینا چاہتے ہیں تو they are welcome چلیں افغانستان میں تو کہا گیا کہ dual nationality سے استعفیٰ دو اور الیکشن میں حصہ لو۔ چلیں ہم کہتے ہیں الیکشن میں حصہ لو جیت جاؤ تو حلف اٹھانے سے پہلے nationality چھوڑ دو۔ ہم تو اتنی رعایت دینے کے لیے بھی تیار ہیں۔ جناب چیئرمین! یہ نہیں ہو سکتا کہ dual nationality کے بہانے ہر آدمی کو حق دے دیں کہ وہ پارلیمنٹ میں آجائے۔ جناب چیئرمین! ہم اس بل کو oppose کرتے ہیں اور آپ سے request کرتے ہیں کہ ہاؤس سے پوچھیں کہ یہ کمیٹی کو جاتا ہے یا reject کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی Law Minister صاحب۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک: شکریہ جناب چیئرمین! جہاں تک اس بل کا تعلق ہے،

Under the Citizenship Act 1951, under section 14 the dual nationality is not allowed but Sub-section (3) of Section 14 lays down that the Pakistani Government can permit arrangement of dual nationality and on the basis of that Sub-section (3) of Section 14 of the Citizenship Act 1951 the Government of Pakistan has entered into dual nationality arrangement with 16 countries of the world.

ان کے نام ہیں، آسٹریلیا، بیلجیم، کینیڈا، مصر، فرانس، آئس لینڈ، اٹلی، اردن، نیدرلینڈ، نیوزی لینڈ، شام، سویٹزرلینڈ، سوئیڈن، United kingdom, United States of America اور آئرلینڈ۔ جتنے بھی overseas Pakistani ہیں most of them بلکہ میں کہتا ہوں 90% سے بھی زیادہ لوگوں نے nationality اس لیے لی because of the reasons of the jobs. Employment وہ کرتے ہیں، بزنس وہ باہر کرتے ہیں لیکن ان کی جو محبت ہے پاکستان سے ختم نہیں ہوئی۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جو پڑھنے جاتے ہیں اور اس کی وجہ سے وہ nationality لے لیتے ہیں، مگر ان کی محبت اور patriotism پاکستان سے ختم نہیں ہوتی۔ ان کا دل، ان کی سوچ ہمیشہ پاکستان کے ساتھ لگی رہتی ہے۔ ان کی خواہش ہے کہ وہ پاکستانی سیاست میں حصہ لیں، جب ان کو right of vote ہے، جب حکومت پاکستان ان کو right of vote دیتی ہے تو یہ جو embargo Article 63 clause (1) C. میں ہے اس کی وجہ سے ان لوگوں نے خواہش کی کہ اس embargo کو ہٹایا جائے کیونکہ ایک طرف تو right of vote دیا گیا ہے مگر right to participate in election نہیں

دیا گیا۔ان سب چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ، ان کی efforts, قربانیاں اور ہماری economy میں جو وہ contribute کرتے ہیں، خاص طور پر one million diasporas جو United Kingdom میں رہتے ہیں ان کی بے انتہاء پاکستانی economy میں contribution ہے۔ اگر کچھ ممبران کو اس بل کے الفاظ کے بارے میں کچھ تحفظات ہیں تو ان کا حق ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ان کا حق ہے اور ان کا حق ان سے کوئی نہیں چھین سکتا کہ اس بل میں ترامیم لے کر آئیں کیونکہ جو Rules of Procedure ہیں وہ میں پڑھ کر سناتا ہوں of Senate automatically this will go to the Standing Committee. This is an automatic procedure and I will read for the benefit of the members of this House and for myself also this is rule 98 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 2012, it reads, Upon introduction, a Bill shall stands referred to the standing committee concerned with the subject matter of the Bill."

اس میں proviso ہے۔ proviso یہ ہے کہ

"Provided that the member in charge may move that the requirements of this rule be dispensed with and if the motion is carried the provision of rule 99 shall apply to the Bill as if it is received back from the standing committee on the day on which the motion is carried."

میں dispensation کی بات ہی نہیں کر رہا۔ میں اس وقت کوئی move motion نہیں کر رہا کہ اس کو dispense کیا جائے ، Standing Committee کو refer نہ کیا جائے۔ Rules کہتے ہیں automatically shall کا لفظ استعمال ہوا ہے اور میرے دوست اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ shall کا مطلب mandatory ہے جب تک میں for dispensation motion move نہ کروں۔ اس لیے میری آپ سے استدعا ہے کہ اس rule کی requirements کے مطابق یہ automatically Standing Committee کو refer ہوگا اور میرے دوست ، میرے ساتھی معزز ممبران جو بھی اس بل میں amendment لانا چاہیں وہ لائیں اور وہ ہاؤس کی منظوری کے بعد یہ بل منظور ہوگا۔ Standing Committee سے جو بھی amendments آئیں گی ان کو دیکھا جائے گا۔ ہمیں اس سے کوئی انکار

نہیں ہے، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس بل کے پاس ہونے سے پہلے ممبران کے تمام تحفظات کو meet کرنا چاہیے۔ This is the essence of democracy. بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی راجہ ظفر الحق صاحب۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئرمین! آپ کو بخوبی علم ہے کہ عام قانون میں بھی جو provisions ہوتی ہیں اس کے پیچھے کوئی فلسفہ، کوئی ہسٹری، کوئی reasoning ہوتی ہے۔ بالخصوص جو آئینی provisions ہوتی ہیں وہ یقیناً بہت غور و فکر کے بعد بنائی جاتی ہیں۔ جیسے سید ظفر علی شاہ صاحب نے فرمایا کہ 1973 کا متفقہ آئین جو ذوالفقار علی بھٹو صاحب کے کارناموں میں سے ایک کارنامہ آج تک یاد کیا جاتا ہے۔ اس میں پوری قوم کے جو نمائندے تھے، انہوں نے بھی، بعد میں کیا ہوا وہ الگ بات ہے لیکن اس آئین کو بنانے میں سب نے شرکت کی، ماسوائے دو چار حضرات کے سب نے اس پر دستخط بھی کئے، قوم نے اس پر بڑی خوشی کا اظہار کیا تھا اور بڑی طویل بحث کے بعد ایک ایک آرٹیکل کی منظوری دی گئی تھی۔

جناب والا! یہ جو آرٹیکل ہے کہ کوئی آدمی اگر شہریت کھو دے یا کسی دوسرے ملک کی شہریت لے تو وہ نہ صرف پاکستان کا شہری نہیں رہتا بلکہ وہ اسمبلی کا ممبر نہیں رہ سکتا۔ اس کی بھی ایک background تھی کہ ایران میں Anglo Iranian Oil Company کو nationalize کرنے کے لیے اس وقت کے وزیراعظم ڈاکٹر مصدق نے پارلیمنٹ کے ذریعے سے کوشش کی۔ پارلیمنٹ کے اندر سے resistance ہوئی اور دیکھا یہ گیا کہ انہوں نے پارلیمنٹ کے ممبران کے نام پڑھ کر سنائے جو انگریز یا برطانیہ کے تنخواہ دار تھے۔ جو وہاں سے مالی معاونت لیتے تھے اور برطانیہ ان سے یہ توقع رکھتا تھا کہ وہ Anglo Iranian Oil Company کو nationalize نہ ہونے دیں۔ ان لوگوں نے جب اس کے خلاف ووٹ دیا کہ اس کو nationalize نہ کیا جائے تو آپ کو شاید یہ یاد ہو نہ ہو، اخبارات میں یہ بات بڑے واضح طور پر آئی کہ ایران کے ڈاکٹر مصدق پارلیمنٹ کے اندر رو پڑے کہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ ایران کے اپنی قومی اثاثے، ایران کو واپس ملنے کے لیے اگر efforts ہوتی ہے تو پارلیمنٹ میں ایسے لوگ موجود ہیں جو بجائے ایران کے قومی اثاثوں کو محفوظ کرنے کے بیرونی حکومت کی حمایت کرتے ہیں۔ وہ اس کوشش میں ہیں کہ یہ جو Anglo Iranian Company ہے، جس کے

ایک بیرل میں سے دس فیصدی پیسہ بھی ایران کو نہیں ملتا تھا۔ نوے فیصدی Anglo Iranian Company لے جاتی تھی اس کے حق میں وہ ووٹ دے رہے تھے۔ وزیراعظم پارلیمنٹ کے اندر رو پڑا، اس نے پارلیمنٹ کو توڑ دیا، نئے الیکشن کروانے کی کوشش کی اور دنیا بھر میں واویلا مچ گیا، اس کا بڑا ردعمل ہوا کہ کس طرح بیرونی ممالک دوسرے ممالک کے وسائل پر قبضے کرتے ہیں۔ جس طرح East India Company جس طرح Anglo American Companies ہیں جن کے حصص ہوتے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ ایران کے تیل پر قبضہ کرنے کے لیے کون کون سی امریکی کمپنیاں، کون کون سے امریکہ کے بڑے بڑے لوگ، خواہ وہ ڈیفنس سیکرٹری تھے یا دوسرے لوگ تھے کس طریقے سے انہوں نے اپنے پنجے وہاں پر گاڑے؟ اور کس طریقے سے امریکہ کے صدر نے کھڑے ہو کر یہ کہا کہ لوگ confused ہیں کہ امریکہ وہاں پر کیوں حملہ کرنا چاہتا ہے؟ اس نے کہا کہ fools read my lips it is only OIL کہ وہاں کا تیل امریکہ کے لیے ضروری ہے۔ جب اور کچھ نہیں ہوسکا تو انہوں نے وہاں حملہ کر کے قبضہ کیا۔ پاکستان کو اس کیفیت سے بچنا چاہیے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہر آدمی بکاؤ مال ہے۔ پاکستان میں ایک واضح اکثریت ماسوائے چند لوگوں کے خود دار بھی ہیں، محبت وطن بھی ہیں، ملک سے محبت رکھنے میں وہ اپنی جانوں کی قربانیاں بھی دیتے ہیں لیکن اس خطرے کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے کہ اگر کوئی آٹھ دس، پندرہ بلین خرچ کر کے، ایسے لوگوں کو لا کر یہاں پر الیکشن لڑوائے جائیں۔ ان ایوان میں ان کی ایک آواز پیدا کر دی جائے جو بیرونی ممالک کے مفادات کو سامنے رکھیں اور کھڑے ہو کر طرح طرح کی تقریریں کریں، طرح طرح کے دلائل دیں اور ملک کے وسائل پر بیرونی ممالک کا قبضہ کروائیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بلاوجہ provision نہیں رکھی گئی تھی کہ اگر کوئی آدمی اپنی شہریت چھوڑ دیتا ہے تو اس کی membership جاتی ہے کوئی آدمی جو کسی دوسرے ملک کی شہریت لے لیتا ہے تو وہ dual national ہو جاتا ہے تو اس کے لیے بھی bogus دلائل دیے جاتے ہیں کہ 16 ممالک کے ساتھ ہیں۔ ان ممالک کو بھی دیکھیں کہ کیا انہوں نے بھی permit کیا ہوا ہے کہ کوئی پاکستانی جو اس ملک کی شہریت لے لے اور وہ dual national ہے تو کیا وہ وہاں کی پارلیمنٹ کا رکن بن سکتا ہے؟ کیا وہاں کا وزیر بن سکتا ہے؟ کیا وہاں کا وزیراعظم بن سکتا ہے؟ یہ ظلم تو پاکستان کے اندر ہوا ہے۔ یہاں تو باہر سے قریشی صاحب بھی آگئے۔ اس ایوان میں وہ تقاریر کر رہے تھے اور پھر دوسرے لوگ World Bank سے آجاتے ہیں۔ وزیراعظم شوکت عزیز بھی آجاتے ہیں۔ پھر جو بھیجے جاتے ہیں وہ ان ہی کی حمایت کرتے ہیں۔ ان کی پالیسیوں کو آگے بڑھاتے ہیں اور جب ان کا یہ اقتدار کا period ختم ہو جاتا

ہے تو کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ وہ یہاں سے چلے جاتے ہیں۔ اور جب یہاں پر قریشی صاحب جو باہر سے import ہو کر آئے تھے، تقریر کر رہے تھے، ان کو کس نے بھیجا اور کیوں بھیجا لیکن ایسا ہوا تو ہے۔ اس نے یہاں آ کر اپنا شناختی کارڈ بھی بنوایا تھا۔ یہاں آ کر اس نے اپنے والدین کی قبریں ڈھونڈیں اور اس کے لیے حکومتی ذرائع بھی استعمال کیے۔ جب اس نے یہاں کھڑے ہو کر کہا کہ پاکستان کی policies غلط ہیں تو پھر میں نے کھڑے ہو کر یہ کہا تھا کہ آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ آپ اس ملک کے وزیر اعظم ہوں خواہ caretaker ہوں۔ اس وقت کوئی اور نہیں بولا تھا لیکن میں بولا تھا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستان کے ساتھ ظلم ہو گا۔ اگر پیپلز پارٹی جو claim کرتی ہے کہ وہ اس آئین کی خالق ہے یا یہ آئین اس کے لیڈر نے بنایا تھا، اگر اس کے پیچھے یہ فلسفہ تھا تو آج اس فلسفے کے اس ورق کو ہی پھاڑا جا رہا ہے، اس کو غائب کیا جا رہا ہے۔ اس کو تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ دلائل پیش کیے جا رہے ہیں۔ ان کو تو پتا ہی کچھ نہیں کہ ذوالفقار بھٹو نے کیا کچھ کیا، کیا کیا قربانیاں دیں، نیوکلیئر پروگرام کے لیے کیا کیا۔ آپ کو تو علم ہی نہیں ہے۔ یہ جو نئی نسل آئی ہے پیپلز پارٹی میں اس کو تو علم ہی نہیں ہے، ان کے اندر تو وہ جذبہ ہی نہیں ہے۔ مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پھر اس کو routine سمجھ کر کبھی 21 ویں اور کبھی 22 ویں ترمیم کرتے ہیں ایک یا دو آدمیوں کو بچانے کے لیے۔ اپنے چہیتوں کو بچانے کے لیے۔ آپ اتنا بڑا ظلم اس قوم پر کرنے جا رہے ہیں، یہ قوم آپ کو کبھی نہیں معاف کرے گی۔ یہ سیاہ ترین دن ہو گا جب اس کو ایک ایسے طریقے سے پیش کیا جائے گا کہ یہ تو کچھ ہے ہی نہیں۔ یہ تو بالکل innocent سی ترمیم ہے۔ ایسی بات نہیں ہے۔ یہ ایجنڈا باہر سے آیا ہے اور اس کے ہاتھ اور پاؤں یہ بنے ہوئے ہیں۔ میں ان سے appeal کرتا ہوں کہ اب بھی وقت ہے کہ اپنے منہ سیاہ ہونے سے بچا لیں۔ اس ملک کے مستقبل کے ساتھ نہ کھیلیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے اور اس ملک کو ان کی دست برد سے بچائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب اعتزاز احسن صاحب۔

سینیٹر اعتزاز احسن: جناب والا! میرا صرف ایک point of information ہے جناب فاضل وزیر قانون سے کہ انہوں نے dual nationality سے متعلق ممالک کی جو فہرست دی ہے، یقیناً dual nationality کے معاہدے ہیں اور dual nationality ہو سکتی ہے، اس میں کس حوالے سے آپ نے امریکہ کو شامل کیا ہے؟ کیونکہ جہاں تک میری اطلاع ہے امریکہ کی شہریت کا جو

حلف نامہ ہے، اس میں یہ کہا جاتا ہے کہ وہ شخص اپنی پہلی شہریت سے بالکل دستبردار ہوتا اور اگر اس ملک کے خلاف اس کو ہتھیار اٹھانے پڑیں تو وہ ہتھیار بھی اٹھائے گا۔ لہٰذا امریکہ کس طرح اس dual nationality کے agreement میں شامل ہوتا ہے؟

جناب چیئرمین: جناب طاہر مشہدی صاحب۔

Senator Col.(Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you very much Mr. Chairman. Actually we have had very good rhetorical speeches. This is a wrong time for them. That stage has not come under the rules. Every Parliament in the world is governed by the Rules of Procedure and Conduct of Business. Every Parliament in the world is governed by the rules, customs, traditions and democratic norms and those are followed by both sides of the divide. So, my request is that we have new Rules of Procedure, the collective wisdom of this House has made it and rule 98 is very clear. This is not the time for speeches. This is not the time to go into the merits or demerits of the case. A Bill has been tabled. The logical and the legal road to take is that it shall leave no doubt whatsoever. It is a direction which has to be followed by users, it has to be followed by us and it has to be honoured by this House. So, this Bill should be sent to the Committee and that all these reservations, we have reservations also, my party will also have reservations, we will go deeply into it. Nobody is trying to bulldoze it and it is a constitutional amendment. It just cannot be bulldozed. You need 2/3rd majority and when you have earned 2/3rd majority, you have to convince and you have to get consensus amongst the legislators. So, we have ample opportunity and the rules are very clear on the subject. It can neither be thrown out. It can neither be rejected. It can neither be discussed. It has to go to the Committee and let the Committee

make its recommendations and then the honourable members, I may not agree with them but they have the right to speak. I will defend my right. So, everybody can say whatever they feel against the Bill or for the Bill but let it come at right time, at the right place, in accordance with the rules, in accordance with the customs, in accordance with the traditions of good parliamentary practice. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman: The submission is that we are not discussing the principles of the Bill right now. The issue is only this that whether it should have been sent to the Standing Committee or not, that is the issue. If somebody wants to talk on this issue, then certainly we can give the time to them but if you want to discuss the principles of this Bill, that should be discussed subsequently when it comes back from the Standing Committee, so that is the issue. Shah *sahib*, you have taken a chance, now I give the floor to Rajwana *sahib*.

Senator Malik Muhammad Rafique Rajwana: Sir, the submission is that yesterday the same situation was there and from our side we had opposed the Bill – the curative judicial review by the honourable Supreme Court. Today the discussion is on and no doubt the rules were to be followed but at the relevant time it may be too hypo-technological objection at this time. This is a very important Bill and we have to say something about it. Now the discussion is on, we are thankful to the honourable Chairman that kind permission has been given to the learned members.

میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس ترمیم کی ضرورت اس وقت کیوں پیش آئی ہے۔ سپریم کورٹ سے چوری پکڑی گئی۔۔۔۔

جناب چیئرمین: گزارش یہ ہے میں نے عرض کیا ہے کہ آپ اس کے principles پر، اس کی spirit پر آپ بالکل debate کریں۔ جب یہ Standing Committee سے واپس آئے۔ آپ Standing Committee میں بھی اس پر deliberation and discussion کر لیں لیکن

the only issue is this that in spite of this I have given the floor to the honourable members. I have already given my observations that the Bill stands referred to the Standing Committee. Now I want to conclude it because there is another question also. Shah *sahib*! Kindly confine yourself to whether the Bill should have been referred to the Standing Committee or not. Please confine to that.

Senator Malik Muhammad Rafique Rajwana: I am giving the answer sir. As a precedent, yesterday's precedent and today's precedent…

Mr. Chairman: Ok, I have taken. Please have your seat. Thank you.

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب چیئرمین! فاروق صاحب سے زیادہ کون جانتا ہے۔ ہماری بہت ساری petitions and writs جو نہی جاتی ہیں *in limine* اس کو court touch نہیں کرتی اور court اس کو اٹھا کر باہر دیوار کے ساتھ مارتی ہے کہ .*In limine* dismissed۔ جناب چیئرمین! یہ وہ amendment ہے جو آپ کہتے ہیں کہ کمیٹی کے پاس جائے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ آپ کے ڈیسک تک نہیں آنی چاہیے۔

Mr. Chairman: Shah *sahib*, please confine to those rules.

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب، بات سن لیں میں rules کی بات کر رہا ہوں آپ نے جو rules کا حوالہ دیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ کل amendment یہ آجاتی ہے۔ ٹائپ ہی کرنا ہے۔ چار فقرے لکھنے ہیں اور اوپر لکھنا ہے 23rd Constitutional Amendment Bill اور اس میں یہ آتا ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ اور ہم آرٹیکل 272 یا 274 کا اضافہ کر رہے ہیں اور اس کے تحت فیڈرل گورنمنٹ جو بھی existing Federal Government ہو گی اس کو اختیارات یہ پارلیمنٹ دے

دے کہ وہ روزانہ 15 آدمی ٹرک کے نیچے کچل کر آجایا کرے، اس کو touch کوئی نہیں کرے گا۔ جناب والا! کیا اس کو کمیٹی کے پاس بھیج دیں گے۔ کمیٹی کے پاس نہیں بھیجیں گے۔ وہ اڑا دی جائے گی کہ یہ کیا بے ہودگی ہے۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب شکریہ۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: میں آخری بات کر رہا ہوں۔ جناب چیئرمین! ووٹ cast کرنے کا حق تو اس terrorist کو بھی ہے جو اڈیالہ جیل میں پڑا ہوا ہے جس نے 50 آدمی مارے ہیں اس کا ووٹ ڈالنے کا right آپ نے نہیں لینے دیا۔ وہ اس کے پاس ہے لیکن جس کو terrorism میں پچاس سال سزا ہوئی ہے، کیا آپ اس کو الیکشن لڑنے کی اجازت دے دیں گے۔ کبھی بھی نہیں دیں گے۔ اس لیے اس کو کمیٹی کے پاس نہ بھیجا جائے اور قوم کے ساتھ جو کھیل کھیلا جا رہا ہے یہ نہ کھیلا جائے۔

Mr. Chairman: In pursuance of rule 6 read with rule 98 the Bill stands referred to the Standing Committee concerned. Yes, Raza Rabbani *sahib*.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میں نے reference دے دیا ہے

I have given my ruling in reference to the rules. I have quoted the rules.

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین صاحب! میں obviously اس issue پر تو بات نہیں کروں گا کیونکہ آپ کی ruling جو ہے وہ آ گئی ہے۔ گو کہ مجھے اس بل کے ساتھ بڑے سخت تحفظات ہیں اور میرا بھی۔۔

(ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر میاں رضا ربانی: میرا بھی وہی سوال ہے جو اعتزاز صاحب نے کیا تھا وہ سوال میرا بھی برقرار ہے کہ جب امریکی oath of citizenship یہ اس میں شامل ہے کہ you will take up arms for the Unites States of America تو پھر اگر کوئی معاہدہ ہوا بھی ہے

پاکستان کی حکومت کے ساتھ، وفاقی حکومت کے ساتھ تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک نامناسب معاہدہ ہے اور موجودہ حکومت کو وہ فوری طور پر review کرنا چاہیے۔

جناب چیئرمین! میں نے آج آپ سے اجازت point of order پر ایک دوسرے موضوع پر مانگی ہے۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر حاجی محمد عدیل: ہم آپ سے کہتے ہیں کہ ہاؤس سے اجازت لیں اگر ہاؤس آپ کو اجازت دیتا ہے تو پھر یہ کریں۔ ہم جمہوریت پر یقین رکھتے ہیں اگر ہاؤس اس کی مخالفت کرتا ہے تو اسے کمیٹی کو نہ بھیجا جائے۔ آپ ہاؤس کی بات مانیں۔

جناب چیئرمین: حاجی صاحب آپ تشریف رکھیں۔ دیکھیں I have given the ruling.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میری عرض سن لیں۔ آپ rules پڑھ لیں۔ Now you start arguing with the Chair, it is very unfortunate. جب یہ بل آئے گا تو اس کے principles اور اس کی spirit پر آپ بالکل بحث کر لیں۔ جی Item No. 6 فرحت اللہ بابر صاحب۔ آپ کا calling attention notice ہے۔

(اس موقع پر اے این پی اور اپوزیشن کے معزز اراکین واک آؤٹ کر گئے)

Call Attention Notice Re: The Sale of Land by Navy.

سینیٹر فرحت اللہ بابر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! میرا جو calling attention notice ہے اس کے لیے بہتر ہوتا کہ آج وزیر دفاع موجود ہوتے۔

جناب چیئرمین: یہاں وزیر صاحب ہیں۔ آپ اپنا calling attention notice پڑھ دیجیے۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: میں calling attention notice اس بارے میں ہے کہ سی ڈی اے نے ۱۹۹۵ء میں پچاسی کنال زمین۔۔۔۔

جناب چیئرمین: فرحت صاحب! یہ جو لکھا ہوا ہے you can read that to draw the attention of Minister for Defence but it would be a brief thing اس پر کوئی debate یا speech تو ہونی نہیں ہے۔

Senator Farhatullah Babar: OK Mr. Chairman. I beg to move to draw attention of the Minister for Defence to a matter of sufficient public importance regarding unauthorized sale of land by Pakistan Navy leased to it by the Capital Development Authority, Islamabad.

Mr. Chairman: Yes, Minister for Defence.

سردار سلیم حیدر خان (وفاقی وزیر مملکت برائے دفاعی پیداوار): جناب! یہ calling attention ہے ہی نہیں۔ نیوی کی لینڈ کا تو مسئلہ نہیں ہے۔ یہ تو جیل کے ۸۰ ایکڑ کے رقبے کا تھا۔ calling attention notice اس میں سی ڈی اے والا تو ہے ہی نہیں اور سی ڈی اے ڈیفنس کے تحت آتا بھی نہیں ہے۔ اس کو دوبارہ recheck کر لیا جائے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! یہ calling attention notice ہے کہ unauthorized sale of land by Pakistan Navy leased to it by Capital Development Authority. The point was this that whether any land was leased out to Pakistan Navy, if so, whether that has been sold out or leased out to somebody. This is the question. جہانگیر بدر صاحب honourable members کو بلا لیں جو واک آؤٹ کر گئے ہیں۔ مہربانی کر کے ask somebody.

سردار سلیم حیدر خان: جناب! جو کل والا attention notice تھا اسی کو آج لے کر آنا تھا اور اس میں یہ تھا کہ to draw the attention of the Minister for State to a matter of sufficient public importance....

Mr. Chairman: Please see if the concerned officials do not brief you then it is not the fault of the Senate Secretariat.

منسٹر صاحب! کل والا اور ہے۔ آج والا یہ calling attention ہے۔ اس پر اگر آپ کے پاس جواب نہیں ہے تو I defer it for tomorrow but please come prepared for that. جی فرحت اللہ بابر صاحب۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جناب چیئرمین! آپ نے رولنگ دے دی ہے کہ یہ کل دوبارہ آ جائے گا تو I have no objection to that.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ کلثوم پروین صاحبہ۔

Point of Order: Re: Scarcity of Drinking Water in Gwadar:

سینیٹر کلثوم پروین: جناب چیئرمین! چونکہ یہ بہت important Bill ہے۔ آپ نے جو Law Committee کو بھیجا ہے، اس میں بی این پی (عوامی) کا کوئی ممبر شامل نہیں ہے۔ آپ کسی بھی ممبر کو اس میں شامل کر لیجیے تا کہ اگر ممبر کے اپنے تحفظات ہیں، وہ اس پر کچھ کہنا چاہتا ہے، بولنا چاہتا ہے، ہم ضرور بولنا چاہیں گے، آپ کسی بھی ایک ممبر کا نام اس میں mention کر دیجیے تا کہ جب یہ کمیٹی کے پاس جائے تو ہماری پارٹی کا ممبر بھی اپنے تحفظات share کر سکے آپ کی permission کے ساتھ۔

جناب چیئرمین: جی لاء منسٹر صاحب۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک: میں سمجھتا ہوں کہ this request is very reasonable اور میڈم کلثوم کا آپ نام دے دیجیے۔ She is a very active member تا کہ یہ اپنی پارٹی کا موقف یا تحفظات Standing Committee کو بتا سکیں۔

Mr. Chairman: She may be invited as a special invitee over there.

اس میں کر لیں۔ جناب رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: شکریہ جناب! جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ ان تمام ''رولے'' اور جھگڑوں میں، جو آج کل چل رہے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ کل ایک بار پھر پاکستان کی سیاسی قیادت اور پاکستان کی پارلیمان نے ایک maturity کا ثبوت دیا اور وہ ایک بار پھر اس بات

کو وہ منظر عام پر لے کر آئی کہ پاکستان کی سیاسی جماعتیں اور پاکستان کی سیاسی قیادت، ملکی مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے تمام تر اختلافات کو دور کر کے اور پارلیمان اور جمہوریت کا راستہ اپناتے ہوئے، dialogue کو سامنے رکھتے ہوئے ایک consensus develop کرے۔ جناب چیئرمین! کل جو unanimous فیصلہ پارلیمانی کمیٹی کے decision کی صورت میں سامنے آیا ہے، جسٹس (ریٹائرڈ) فخر الدین جی ابراہیم کا to be appointed as the Chief Election Commissioner یہ پارلیمنٹری سسٹم کے لیے ایک خوش آئند بات ہے۔ یہ اس بات کو ایک بار پھر ثابت کرتا ہے کہ پاکستان کی پارلیمان، چاہے وہ اٹھارھویں آئینی ترمیم ہو، چاہے وہ انیسویں آئینی ترمیم ہو یا بیسویں آئینی ترمیم ہو یا نیشنل سیکورٹی کے مختلف resolutions ہوں، ان پر پاکستان کی پارلیمان یک آواز ہو کر بات کرتی ہے۔ اس سے ایک اور اہم بات سامنے آتی ہے کہ اٹھارھویں آئینی ترمیم اور بیسویں آئینی ترمیم اپنی جگہ، ایک تاریخی کردار موجود ہے لیکن اس کی درحقیقت evidence اس وقت سامنے نظر آنے لگے گی، جب ایک transparent اور peaceful طریقے سے، الیکشن کے ذریعے، جس میں تمام stakeholders on board ہوں، ایک شفاف الیکشن کے ذریعے جب ایک نئی پارلیمان معرض وجود میں آئے گی، وہ ایک democratic process کے لیے، اس ملک میں جمہوریت کے لیے اور آئین کے لیے ایک نہایت اہم پیشرفت ہو گی۔ آخر میں، میں یہ بات ضرور کہنا چاہوں گا کہ جب اٹھارھویں آئینی ترمیم آئی تو آپ کو یاد ہو گا کہ اس وقت یہ کہا جا رہا تھا کہ clash of institutions کی طرف بڑھ رہے ہیں Article 175 (a) کی وجہ سے دونوں ادارے، جوڈیشری اور پارلیمنٹ آگے بڑھ رہے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جس بردباری اور maturity سے سپریم کورٹ نے اس وقت، اس matter کو پارلیمان کو واپس کیا اور جس maturity کے ساتھ پارلیمنٹ نے اس وقت انیسویں ترمیم کو متفقہ طور پر پاس کیا، میں سمجھتا ہوں کہ آج ایک بار پھر اس بردباری کی، اس restraint کی دونوں اداروں کو اس وقت ضرورت ہے۔ جو Bill کل نیشنل اسمبلی میں پاس ہوا اور یقینی طور پر وہ کل یا پرسوں ہماری طرف transmit ہو گا۔

(اس موقع پر ایوان میں اذان ظہر کی آواز سنائی دی)

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I will just take one minute.

جناب چیئرمین! میں عرض کر رہا تھا کہ یقینی طور پر وہ Bill کل یا پرسوں سینیٹ میں بھی لایا جائے گا، اُس وقت اس پر بحث ہو سکتی ہے لیکن اِس وقت آپ کے توسط سے اتنا عرض کرنا چاہوں گا کہ موجودہ internal یا external ملکی حالات اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ مزید instability پھیلے۔ لہذا ان حالات میں آپ کے توسط سے سینیٹ کے floor پر میری یہ گزارش ہو گی کہ اس وقت political and judicial دونوں restraints کی ضرورت ہے۔ جس بردباری سے اٹھارھویں اور انیسویں ترمیم کے مسئلے کو حل کیا گیا، دونوں اداروں کو چاہیے کہ اپنی اس تاریخ کو مدنظر رکھ کر آئندہ کا لائحہ عمل اختیار کریں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: روبینہ عرفان صاحبہ۔

Senator Robina Irfan: Thank you Mr. Chairman.

میں آپ کی توجہ اس طرف دلاؤں گی کہ کل آپ نے گوادر کے issue پر فرمایا تھا کہ Chief Minister, CDMA, NDMA سے بات کریں گے۔ ہم ان کے جواب کے منتظر ہیں کہ انہوں نے اب تک کیا کیا ہے۔ کیا گوادر کی گھمبیر صورتحال میں وہاں کے لوگوں کو کوئی سہولت فراہم کی ہے؟ آج کل گرمی کی شدت اور پانی نہ ہونے کی وجہ سے لوگ نقل مکانی کرنے تک آ گئے ہیں۔ آپ سے میری یہ گزارش ہے کہ اس مسئلے پر ضرور توجہ دیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ قائد ایوان صاحب، آپ اس مسئلے پر کچھ کہنا چاہیں گے؟

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب چیئرمین! متعلقہ حکام سے رابطہ کیا گیا ہے۔ گوادر اور گرد و نواح کے علاقے میں آنکڑا ڈیم سے پانی مہیا کیا جاتا ہے۔ یہ ڈیم 95-1994 میں شہید محترمہ بینظیر بھٹو نے بنوایا اور انہوں نے 25th September 1995 کو اس کا افتتاح کیا تھا۔ مسلسل خشک سالی کی وجہ سے یہ ڈیم تقریباً خشک ہو چکا ہے، اس کا پانی استعمال نہیں ہو سکتا۔ وہاں کے جو علاقے متاثر ہوئے ہیں اور ان کو روزانہ تقریباً پینتیس لاکھ گیلن پانی کی ضرورت ہے۔ This is a provincial subject اور وہاں کی صوبائی حکومت نے اس سلسلے میں ایک کروڑ ستر لاکھ روپے allocate کیے ہیں۔ Bowsers کے ذریعے سے وہاں پر پانی لا کر انہیں دیا جاتا ہے جو کہ ناکافی ہے۔ یہاں پر قریب کے علاقوں اور تحصیلوں میں خشک سالی کی وجہ سے پانی کی position انتہائی خراب ہے۔ وہاں پر desalination plant کی building تیار ہو چکی ہے لیکن وہ ابھی تک اس لیے operative نہیں ہوا

کیونکہ بہت سی machinery کراچی میں پڑی ہے اور ابھی تک fit نہیں ہوئی، اس کو لا کر یہاں پر لگانا ہے۔ ابھی تک تقریباً 145 ,140 کلومیٹر دور سے پانی لایا جاتا ہے۔ وہاں کے لوگوں کی یہ demand ہے کہ NLC کے trucks and tankers کو یہاں پر پانی کی کمی دور کرنے کے لیے operative کیا جائے۔ چنانچہ وہاں پر فوری طور جو اقدامات لیے ہیں، وہ result oriented اس لیے نہیں ہیں کہ وہاں پر پانی کی ضرورت بہت زیادہ ہے اور کم پانی پہنچ رہا ہے۔ وہاں پر جہاں جہاں سے locals پانی حاصل کرتے تھے۔۔۔۔

Mr. Chairman: This is the issue but the House wants to know that what measures the Provincial Government has taken. What measures the federal Government has taken.

ان کو پانی کی فراہمی کی کیا صورتحال ہے اور انہوں نے کیا اقدامات کیے ہیں؟ ,That is the issue that is what they want to know.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: اس سلسلے میں میرانی ڈیم سے پائپ لائن فوری طور پر بچھائی جائے۔

Mr. Chairman: That is a long term thing.

وہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر لوگ پیاسے مر رہے ہیں۔ On emergency basis جو measures لینے ہیں، اس کے لیے آپ نے کیا کیا ہے؟ PDMA, NDMA کیا کر رہا ہے؟ Kindly persuade them.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب! Bowsers and trucks میں اضافہ کیا جائے۔ اگر NLC کو استعمال کیا جائے تو اس صورتحال پر کافی حد تک قابو پایا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: اس سلسلے میں ایک تجویز آئی تھی کہ there are some ships having the filtration plants on them. So point is that whether they can move some ships to Gwadar جہاں پر filtration plants لگے ہیں اور جن کے ذریعے پانی filter کر کے ان کو فراہم کیا جا سکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملے پر honourable members from Balochistan کو ساتھ بٹھا کر discuss this issue with them and

get in coordination with the PDMA, NDMA اور صوبائی حکومت سے discuss کر لیں. that will be appropriate thing. Thank you.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: شکریہ، جناب چیئرمین۔ آپ بالکل صحیح نتیجے پر پہنچے ہیں۔ میں نے یہ proposal کل یہاں پر پیش کی تھی کہ ان کے ساتھ بیٹھ کر authorities سے بات کی جائے تاکہ appropriate and solid solution نکال کر اس کو implement کیا جائے۔ کل یہ اتنا appreciate نہیں ہوا I am happy you have spoken in the same terms today. یہی طریقہ کار ہے کہ لوگوں کے جو local representatives ہیں، وہ ساتھ بیٹھ کر جو کمی بیشی رہ جائے گی اور to the total satisfaction of the people of Balochistan and that area کیونکہ اس کے بغیر اس کا کوئی حل نہیں ہے۔ اس کے لیے وہاں کے نمائندوں کی موجودگی میں we discuss with the administration, which is important. Thank you.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ کلثوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کلثوم پروین: جناب چیئرمین! کل جس طریقے سے آپ نے اس issue کو لیا، آپ کی جو ہدایات تھیں، یقین جانیے کہ House کا اعتماد بڑھا کہ اس House کے custodian کو ہماری مشکلات کا اندازہ ہے۔ Leader of the House کی دیگر بھی بہت سی ذمہ داریاں ہیں، یہ جو بات فرما رہے ہیں یہ تو long term کے لیے ہے۔ اس وقت پانی نہیں ہے، درجہ حرارت 47 ,46 ڈگری تک ہے۔ وہاں پر ایک tanker چار سے ساڑھے چار ہزار روپے میں مل رہا ہے جو ایک گھر میں ایک ٹینکی پانی بھی نہیں دیتا۔ یہ ڈیم کی بات کر رہے ہیں، وہ تو بہت دور ہے۔ ان علاقوں بلکہ پورے گوادر کی ساٹھ لاکھ کی آبادی کے لیے پانی نہیں ہے۔ ڈیم سے Bowsers کے ذریعے فوری relief دیا جائے۔ اس کے بعد long term یہ ہے کہ میرانی ڈیم سے pipe lines بچھائی جائیں، Bowsers لائے جائیں، ان کو کہاں سے پانی دیا جائے، یہ تو بعد کی بات ہے، اس پر بھی بات کی جائے لیکن فوری بات وہ ہے جو آپ نے کل کی تھی، جو جوش اور ولولہ یہاں تھا، اگر اسی جذبے سے یہ کام کیا جائے تو میرے خیال میں یہ چند گھنٹوں کی بات ہے۔ انہوں نے وہاں کے مقامی نمائندوں کی بات کی، اگر ان کے بس میں ہوتا، کیونکہ ان کے اپنے بچے اس میں شامل ہیں، وہاں پر اس گرمی میں نمکین پانی ہے،

صاف پانی ناپید ہے۔ فوری طور پر ڈیم سے Bowsers کے ذریعے پانی لا کر لوگوں کو relief دیا جائے۔ یہ جس کی بھی ذمہ داری ہے، اس کو پورا کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: سیف اللہ مگسی صاحب۔

Senator Nawabzada Saifullah Magsi: I would just like to inform through you the House and the institution concerned that but I, ہے ultimately provincial subject قائد ایوان نے بالکل صحیح فرمایا ہے کہ یہ through you and through the forum of this House point out that the Ports and Shipping is a federal subject. Gwadar Port is a strategic port, it is not only concerned with Balochistan but it is going to be ultimately a gateway for the whole of this country. So, through this House, through your good office, through the office of the Leader of the House, if we could bring a resolution that the Federal Government should, without any delay, release funds for اگر desalination plants on its own whether it is provincial subject, province desalination plants لگانا چاہتا ہے۔

میرانی ڈیم as far as my information is concerned وہاں سے pipeline کی proposal ہے، وہ Provincial Government نے دی ہے لیکن وہاں پر political it was made so that land over there ،جہاں پر میرانی ڈیم بنا ہے opposition ہے، could be utilized for agriculture and irrigation purposes. وہاں کے locals کو So, I think تحفظات ہیں کہ یہ ڈیم ہمارے لیے بنا تھا، یہاں سے گوادر کو کہاں سے پانی دیں گے۔ that the Federal Government has responsibility because it is it is going to ،گوادر ہمارا gateway بنے گا ultimately a national strategic asset, lead us into the 21st century. Without water there is no life how can you ignore that you have a port which is going to function and get you a gateway into the 21st century. So, the Federal Government desalination جیسے ہوں، اگر should, without any delay, release funds and

plants temporarily آسکتے ہیں، وہ لے آئیں، آپ کو 2 نہیں، 10 desalination plants لگانے پڑیں گے۔ Thank you.

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ میر محمد علی رند صاحب۔

سینیٹر میر محمد علی رند: جناب چیئرمین صاحب! گوادر میں پانی کا مسئلہ بہت خراب ہے، لوگ دوسرے علاقوں میں منتقل ہو رہے ہیں، دوسری جگہوں پر جا رہے ہیں کیونکہ وہاں پر پانی کا مسئلہ ہے، پانی کا ایک tanker 15000/- تا 55000 روپے کا ملتا ہے، کون غریب پیسے دے سکتا ہے۔ سنڈسر میں ایک bore موجود ہے،اس سے pipeline نکالیں، ان کا اصل مسئلہ میرانی ڈیم ہے لیکن میرانی ڈیم کے لیے کچھ وقت لگے گا،مگر سنڈ سر کا bore تیار ہے، وہاں سے pipeline لائی ہے۔آپ دوسری جگہ پر bore لگائیں، اس کے لیے زمین میں دے دوں گا، میرے علاقے میں پانی بہت ہے، مگر bore کی ضرورت ہے، سنڈسر کا bore تیار ہے، وہاں سے pipeline لائی جائے۔ گوادر اہم ترین علاقہ ہے، ہم نے وہاں پر کل جلسہ کیا ہے، 30000/- روپے احسان شاہ نے دیے ہیں، اس سے صرف 2 tankers پانی کے آئے ہیں، ایک tanker کے لیے اصغر رند نے 50,000 روپے دیے ہیں ۔ اب 15000/- روپے کا ایک tanker ہے، اب پانی کم ہو رہا ہے، یہ 20000/- سے 25000/- روپے تک جائے گا۔ وہاں سے لوگ منتقل ہو رہے ہیں، اس کے لیے جلدی فیصلہ کریں، اس کے کچھ پیسے وزیر اعظم اور صدر صاحب فنڈ دے دیں تا کہ pipeline بچھانے کا کام جلد مکمل ہو جائے۔

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ راجہ ظفر الحق صاحب۔

سینیٹر راجہ ظفر الحق: شکریہ جناب چیئرمین! میں شکر گزار ہوں کہ آپ نے کل اور آج بھی بالکل صحیح نشاندہی کی کہ اس مسئلے کی seriousness کے پیش نظر Leader of the House رابطہ کر کے House کو بتائیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ کہنا کہ یہ ہو سکتا ہے، وہ ہو سکتا ہے، یہ کافی نہیں ہے۔ میں آج پھر یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس کی seriousness پر توجہ دی جائے، اگر آپ تھوڑا سا initiative لیں اور Prime Minister سے وقت لیں، بجائے وہ یہ کہیں کہ میری پہلی priority فلاں ہے کیونکہ لوگ وہاں پر پیاسے مر رہے ہیں، اتنی بڑی آبادی ہے، یہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔ یہ اس House کا فرض ہے کہ ملک کے کسی صوبے میں کوئی پریشانی ہو تو یہ اس کو اجاگر کرے اور اس کا حل تلاش کرنے کی کوشش کرے، اگر آپ وزیر اعظم سے وقت لے کر دیں اور وہاں کے ارکان کو Leader of the

House لے کر جائیں اور ان سے کہیں کہ اس مسئلے کو حل کریں۔ ان کو دو، چار گھنٹے کا notice دیں تا کہ ان سے پوچھ لیں کہ کیا کرنا ہے، کیا نہیں کرنا، یہ معاملہ urgency کا ہے، اس کو اس طریقے سے ضرور حل کرنا چاہیے۔ مجھے کل سے telephones آرہے ہیں، وہاں پر نصیر آباد اور جعفر آباد دو اضلاع ہیں، ان کے بارے میں سمجھا جاتا ہے کہ وہ ایسے زرخیز علاقے ہیں، ان میں بلوچستان کے لیے greenery ہے، باقی جگہوں پر اتنا پانی نہیں ہے۔ وہاں پر کچھ مسئلہ ہے کہ ان کو دریائے سندھ سے کتنا پانی ملنا چاہیے اور کتنا نہیں ملنا چاہیے، اس وجہ سے وہ لوگ یہ محسوس کر رہے ہیں کہ ان کو ان کا حق نہیں دیا جا رہا جس وجہ سے ان کی فصلیں کاشت نہیں ہو سکتیں اور یہ پورے صوبے کے لیے مزید تباہی کا باعث ہو گا۔ اس لیے اس معاملے پر کوئی توجہ دینی چاہیے۔

(اس موقع پر ANP کے ارکان ایوان میں واپس آ گئے)

جناب چیئرمین: جی، فاروق نائیک صاحب۔

Senator Farooq Hamid Naek: Sir, the Members of the ANP have been very kind, they have returned but Zahid Khan *sahib* would like to say something in two minutes.

جناب چیئرمین: زاہد خان صاحب! ثریا امیر الدین صاحبہ کے بعد آپ کو floor دیتے ہیں۔ جی، محترمہ ثریا امیر الدین صاحبہ۔

سینیٹر ثریا امیر الدین: شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ جناب! کل ہمارے سینیٹر حاصل بزنجو صاحب نے گوادر کے بارے میں بات کی تھی اور جیسے پورے House کو پتا ہے کہ گوادر کے لوگ پیاسے مر رہے ہیں، میدان کربلا بنا ہوا ہے۔ ہمیں اس پر فوری طور پر توجہ دینی چاہیے، ہمارے بلوچستان کے جتنے بھی Senators ہیں، ان کو ساتھ ملایا جائے اور ان سے بات کی جائے کہ اس کا کیا حل ہو سکتا ہے۔ اس کا فوری حل یہ ہے کہ لوگوں کو پانی ملنا چاہیے کیونکہ pipeline بچھانا بڑا لمبا procedure ہے، اس میں مہینے لگ سکتے ہیں، ہمیں وہاں پر فوری طور پر ٹینکروں کے ذریعے پانی پہنچایا جائے تا کہ جو لوگ نقل مکانی کر رہے ہیں اور جو بچے پیاسے مر رہے ہیں، ان کو فوری طور پر پانی ملے اور بلوچستان کے مسئلے کو فوری طور پر حل کرنا چاہیے۔ وزیر اعظم سے ملاقات کریں اور بلوچستان کے تمام ارکان کو لے کر جائیں تا کہ یہ مسئلہ جلد سے جلد حل ہو سکے۔

جناب چیئرمین: جی سردار علی صاحب! آپ اسی issue پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر سردار علی خان: جناب! میں اسی issue پر بات کروں گا کہ اصل میں یہ important issue ہے، اس کا Leader of the House کوئی جواب دیں اور ہم سب ان کے ساتھ جاتے ہیں۔

We will go to the Prime Minister and it is a very important issue and it is not difficult to solve, we can have lots of money for it and it should be done on emergency basis, it is very important issue. We need answer from the honourable Leader of the House.

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ جناب زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: شکریہ چیئرمین صاحب۔ جناب! ہم ANP بلوچستان کے پانی کے مسئلے پر ان لوگوں کے ساتھ ہیں اور یہ اچھی proposal ہے کہ Prime Minister صاحب کے پاس جائیں۔

جناب! ہم نے walk out کیا تھا، ہمارے پاس Minister for Law and Leader of the House آئے، ہم نے اپنا walk out ختم کیا اور ایوان میں واپس آ گئے۔ 22nd amendment dual nationality کے متعلق ہے اور 21st amendment ابھی نہیں آئی اور وہ آئے گی۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ نے اس کو کمیٹی کو بھیج دیا ہے لیکن عوامی نیشنل پارٹی کسی بھی صورت میں ان دونوں amendments کو support نہیں کرے گی کیونکہ ہماری ان پر observations ہیں۔ ہم یہاں پر معین قریشی اور شوکت عزیز جیسے لوگوں کو برداشت نہیں کر سکتے کہ وہ یہاں پر brief case لے آئیں اور پورے ملک کا خزانہ لوٹ کر چلے جائیں، اس کے بعد ان کی نہ کوئی پکڑ دھکڑ ہو نہ کچھ اور۔ ہم نے اسی سلسلے میں protest کیا تھا اور ہم اپنا protest ختم کر کے آ گئے ہیں لیکن ہماری حکومت سے یہ توقع ہے اور ہم allies بھی ہیں، ہم نے suggestions دی تھیں، ان suggestions کو مد نظر رکھتے ہوئے، یہ amendments واپس لے لیں، یہ نہ لائیں، ہم ان کو support نہیں کریں گے۔

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ جناب مصطفےٰ کمال صاحب۔

سینیٹر سید مصطفےٰ کمال: جناب! یہاں پر بلوچستان میں گوادر کے پانی کے مسئلے پر بات ہو رہی ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ کچھ ایسی submission کریں کہ اگر Prime Minister سے ملنے میں دو دن لگ جاتے ہیں، ایک گھر میں اگر پانی نہیں ہے اور جو condition بتا رہے ہیں کہ 7 لاکھ families ہیں۔ It is an essential commodity, یہ کوئی luxury نہیں ہے، آپ اس مسئلے کا کوئی ایسا حل تلاش کریں، 5000/- or 20000/-, 15000/- روپے ایک پانی کے tanker کے لیے جا رہے ہیں تو کوئی ایک additional fund provide کر کے اس کو subsidized and zero rate پر کم از کم وہاں پر ابھی پانی مہیا کریں۔

دوسری بات ہے کہ ڈیم سے پانی لانے کی بات ہو رہی ہے، آپ ڈیم بنانے کے بعد سال بھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ بارش دے اور ڈیم میں پانی ہو پھر وہ لائنوں میں جائے جبکہ گوادر میں port ہے، سمندر سامنے ہے تو as far as water is concerned should be on desalination, desalination first investment, long term investment should be the answer تاکہ آپ کو بار، بار دعا نہ کرنی پڑے۔ پورا UAE desalination پر چل رہا ہے، اگر آپ گوادر میں long term investment کرنے جا رہے ہیں، میں اپنی پارٹی کی طرف سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان کی 7 لاکھ families کے لیے emergency کی بنیاد پر اقدامات کئے جائیں۔ Prime Minister سے meeting دور کی بات ہے، urgent basis پر یہ House ابھی کوئی order pass کرے، اگر tanker سے پانی لانے کے لیے subsidized rate پر پانی دیا جائے، اس کے لیے کوئی fund allocate کروائیں تاکہ جب تک desalination orders نہیں ہوتے، subsidized rate پر نہیں بلکہ ان کو zero rate پر پانی مہیا کیا جائے۔

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ جی، جہانگیر بدر صاحب۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: یہ ٹھیک کہتے ہیں کہ جو immediate relief ہے وہ تو ہونا چاہیے۔ Immediately the House should take some steps کہ ان کی کیسے مدد کی جاسکتی ہے تاکہ وہاں پر جو پینے کے پانی کی کمی ہے اس کو دور کیا جاسکے۔ ایک تو میں نے عرض کیا کہ وہاں کی صوبائی حکومت نے ایک کروڑ ستر لاکھ روپے دیے ہیں تاکہ پینتیس لاکھ گیلن روزانہ مہیا کیا جاسکے لیکن حکومت وہاں پر چاہتی ہے NLC کے ٹینکرز وہاں پر استعمال کیے جائیں تاکہ یہ جو کمی ہے اس

کو پورا کیا جاسکے۔ چونکہ وہاں پر ڈیم خشک ہو چکا ہے اس کے بغیر کوئی حل نہیں ہے۔ وہاں پر ایک پرانی 1970 کی پانی کی پائپ لائن جو بچھائی گئی تھی that is the Tube Well line وہ اب بروئے کار لائی گئی ہے اس سے بھی پانی آنا شروع ہو گیا ہے۔ بہت سارے Bores and Tube Wells ایسے ہیں جب ان سے پانی نکالا جاتا ہے وہ پینے کے قابل نہیں ہے وہ sanitation میں تو کام آجاتا ہے لیکن مسئلہ ہے پینے کے پانی کا تو اس پر جیسے راجہ صاحب نے کہا کہ جو بلوچستان کی قیادت ہے اور دوسری جو قیادتیں ہیں سینیٹ میں ان کے ساتھ مل کر اگر آپ میری ڈیوٹی لگائیں گے تو انشاء اللہ دیکھتے ہیں کہ فوری طور پر جن اقدامات کی ضرورت ہوئی we will make it up and come to you for implementation.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ بدر صاحب! اس میں یہ ہے کہ kindly summon the Chairman of NDMA to your Chamber. Honourable Members جو سینیٹ میں بلوچستان کے ہیں ان کو بلالیں have a consultation ان کے پاس کوئی emergency funds available تو ہوں گے۔ دیکھیں short term measures you have to take those are all desalination ہے right now ایک تو long term ہے کب پانی ملے گا things immediately there is shortage of drinking water وہ ٹینکرز مانگ رہے ہیں اور ان ٹینکرز کے لیے NDMA کو آپ involve کریں اور in the mean time جیسے راجہ صاحب نے suggestion دی ہے you must have a meeting with the Prime Minister and honourable Members کو ساتھ لے کر جائیں۔

Have a meeting with the Prime Minister and seek directions from the Prime Minister to have access to the concerned quarters for the relief of those people. Thank you very much. The House stands adjourned to meet again on Wednesday the, 11th July, 2012 at 5.00 PM.

[The House was then adjourned to meet again on Wednesday, the 11th July, 2012 at 5.00 P.M.]